۳۶ ۱۲۵۶۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسولہ الکریم

مالابدّ کلیمی فی التصوف

عربی معہ ترجمہ اُردو

فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی
چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تالیف جسمیں سلوک و
تصوف کے اصول و مقاصد کا دستور العمل خطرے اور وساوس
کی اقسام اور اُن کی روک تھام. توبہ کی تفصیل اور
ہر صد بار توبہ کردن و صد بار شکستن کی تشریح و
تدابیر جن سے نفس تقوی حاصل کرے وغیرہ. اور اس ضمن میں متعدد
فوائد جلیلہ جنکی اس نازک دور میں ہر مسلمان کو ضرورت ہے. آخر کتاب میں حضرت
شیخ اکبر کی وصیتیں بھی درج ہیں جو ہر طرح قابل عمل ہیں معہ
سوانحعمری و تذکرہ مزار حضرت شیخ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
جسکو حضرت شیخ ممدوح کے نواسے و سجادہ نشین

سید عبد الغنی جعفری کلیمی ولی اللٰہی نواسہ و
جانشین حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی
نے

مطبع ۔۔۔ برقی پریس جامع مسجد دہلی

بار اول جملہ حقوق بحق سجادہ نشین صاحب محفوظ ہیں قیمت ۔۔۔ آنہ

سوانح السبیل کلیمی عربی معہ ترجمہ اردو

جد امجد ولی نعمت حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی رحمۃ اللہ کی معرکۃ الآرا تصنیف جس میں عالمانہ و صوفیانہ اور فلسفیانہ طریق سے ٹھوس اور مضبوط دلائل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وجود و صفات علم عینی اور غیری کی تحقیقات وحی کی حقیقت مسئلہ قدم و حدوث کلام الٰہی۔ وحدت و کثرت کی تفصیل۔ روح کی ماہیت اور اس میں اختلاف متقدمین علمائے کرام مثل حجۃ الاسلام امام غزالی حضرت مولانا فخر الدین رازی اور حضرت شیخ اکبر محمد محی الدین عربی رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال اپنی رائے۔ معترضین کے فرضی اعتراضات قائم کر کے انکے معقول جواب۔ حنیفہ صوفیہ اشاعرہ اور معتزلہ کے مخصوص عقائد اور اختلافات۔ غرض علمی مذاق رکھنے والے حضرات کیلئے یہ کتاب بیحد مفید ثابت ہو گی کیونکہ حضرت شیخ غریب نواز کا اسم گرامی اس کتاب کی خوبی کیلئے کافی ضمانت ہے کہ آپکی ذات والا صفات چشتیہ نظامیہ سلسلے میں بڑی بابرکت ہے۔ حضرت مولانا نظام الدین اورنگ آبادی جیسے جید ولی آپ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ اور انکے صاحبزادے محب النبی حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے آپ دادا پیر ہیں۔ اس کتاب کے مضامین یا مرحلات کی مفصل فہرست اور حضرت شیخ کی سوانح عمری و نقشہ مزار شریف ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر ارسال کیجاوینگی باوجود ان تمام خوبیوں کے ہدیہ صرف ایک روپیہ ہے۔ (عہ)

مرقع کلیمی فارسی معہ ترجمہ اردو۔ حضرت شیخ ممدوح کی دعوت و اعمال وظائف میں بڑی مشہور اور ہر دلعزیز تصنیف ہے اکثر وظائف خاندان چشتیہ کے روزانہ معمول ہیں۔ سات دن کے مقررہ وظائف اور اعمال بارہ ماہ قابل دید ہیں قیمت ۸ر

کشکول کلیمی فارسی معہ ترجمہ اردو۔ تصوف کا خوان نعمت جسکے لقمے لطیفہ ربانی کو طاقت اور نفس ناطقہ کو قوت بخشتے ہیں اور مجازی اسلام کے قالب میں حقیقی ایمان کی روح پھونکتے ہیں اور مردہ طبیعت کو ہمیشہ کی زندگی عطا کرتے ہیں جس سے مبتلائے نفسانی امراض شفائے رحمانی پاتے ہیں یہ چند ورق نہیں بلکہ چند طبق ہیں کہ اقسام ذکر اور انواع فکر سے بھرے ہیں باذاق اصحاب اس سے حلاوت پائینگے اور ذوق و شوق والے ہو جائینگے قیمت ۸ر

مکتوبات کلیمی فارسی۔ اس کتاب میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اکتیس مکتوبات درج ہیں جن کے پاکیزہ مضامین سے تصوف کے عجیب مسئلے معلوم ہوتے ہیں بعض مکتوبات میں حضرت کے خانگی حالات بھی درج ہیں غرض قابل دید ہے۔ قیمت عہ

عشرہ کاملہ عربی معہ ترجمہ اردو۔ حضرت شیخ غریب نواز کی بے مثل تصنیف۔ رمضان شریف کے آخری عشرہ اعتکاف میں دس مسائل کامل جس میں تصوف کے رموزات خفی و جلی قلمبند ہیں۔ جنمیں معرفت الٰہی تقدس و توحید۔ اسماء صفات روح و محبت۔ ارکان اسلام خصائل کا ترک۔ حمیدہ اخلاق کی زیبائش۔ راگ اور گانا اچھی باتوں پر سبقت لے جانے کا بیان ہے۔ قیمت ۱۰ر

ارشادات کلیمی۔ ہدایات و طریقت کا مجموعہ پیر و مرید کے فرائض پیر کامل کی تلاش وغیرہ قیمت ۴ر

صوفیان باصفا اور مردان باخدا کو ان بے مثال کتابوں کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

فرمائشیں و ترسیل زر بنام:- **سید عبد الغنی جعفری سجادہ نشین خانقاہ کلیمی درمیان جامع مسجد و لال قلعہ دہلی**

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی دبر الامور بحکمته
وخلق الجن والانس لعبادته^{عه} والصلوة
والسلام علی رسوله محمد خیر عباده
وعلی اله واصحابه واتباعه الی
یوم میعاده واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شریک له واشهد
ان محمدا عبده ورسوله اما بعد
فیقول الملتجی الی العزیز الغفور کلیم الله
نور الله الصدیقی یا اخی انی کنت
وعدتک ان ارتب لک
کتابا فی علم السلوک فلم
تیلیس الی ان وقعت بتقدیر
الله تعالی فی بعض القری
ولم یکن معی کتاب
من هذا العلم الا منهاج
العابدین للامام الهمام
انام الانام حجة الاسلام
روح الله روحه واوصل الینا
فتوحه وهو کتاب عزیز مشتمل

شروع خدا تعالی کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
سب تعریف اس خدا تعالی کیواسطے ہے جسنے سارے کام اپنی
حکمت کے ساتھ مدبر کیے اور جنات اور انسان کو پیدا کیا
اپنی عبادت کے لیے اور درود وسلام نازل ہووے
جیو اس کے رسول پر جنکا نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہو بہتر اس کے سب بندوں سے اور نازل ہووے آپکی اولاد
اور آپکے اصحاب اور آپکی تابعین پہ جو قیامت تک ہونگے
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالی
تنہا ہے کوئی شریک نہیں اس کے لیے اور میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اسکے بندے ہیں اور اسکے رسول
حمد وصلوۃ کے بعد میں کہتا ہوں خدائے غالب بے نیاز
کیطرف پناہ گزیں کلیم اللہ بن نور اللہ صدیقی کہ اے بھائی
میں نے تجسے وعدہ کیا تہا کہ میں ایک کتاب علم سلوک میں مرتب
کروں لیکن مجکو میسر نہ ہو سکا یہانتک کہ میں خدا تعالی
کی مشیت سے ایک گاؤں میں پہنچا اور میرے ہمراہ اس علم
کی کوئی کتاب نہ تہی سوا منہاج العابدین کے جسکو امام ہمام
مقتدائے خلق حجۃ الاسلام نے خدا تعالی اونکی روح
تازہ کرے اور ہم تک انکی فتوح پہنچاوے تالیف کیا اور یہ
نادر کتاب ہے جو فوائد جلیلہ کو شامل ہے۔

عه قال الله تعالی عز وجل وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون وقد قیل ان المراد من العبادة هی المعرفة فلا حاجة الیه لان العبادة مستلزمة للمعرفة ١٢ منه رحمه الله تعالی عنه

علی الفوائد الجلیه ولقد اجاد واحسن
رضی الله عنه واردت ان اطالعها
فتذکرت المیعاد و فادکه
فاستقر رایی علی ان الخص لک
منه کتابا محتویا علی اصوله
ومقاصده ففعلت بتوفیق الله
تعالی ورتبته علی مقدمة و
سبعة شروح وخاتمة وفرغت
من التلخیص وقت الزوال یوم
الاحد السابع عشر من شهر ربیع
الاول سنه ۱۰۷۳ الف وثلثة وسبعین
من الهجرة النبویة علیه افضل
الصلوة والسلام وسمیته ما لابد منه
فخذوه واغتنمه واعمل تفز
انشاء الله تعالی بما لابد منه
ولتصبر واشکر علی نعم الله
واحمده الحمد لله رب العالمین و
وکتبت فی الیوم الثانی من الابتداء
الی هذه اللفظة مقدمة
اعلم یا اخی اسعدک الله تعالی
وایانا بمرضاته ان العبادة فائدة
العمر وحاصل العبد وطریق
رضوان الله تعالی وسبیل
لقائه لکنه طریق وعر سبیل
صعب شدید المیقات

اور یقیناً مؤلف موصوف نے کمال کیا اور خوبی کی
ہے۔ خدا تعالی اُن سے راضی ہو اور میں نے چاہا کہ
اُس کا مطالعہ کروں پس مجکو وعدہ وفا کرنیکا
خیال ہوا اس لئے میری رائے اس امر پر
ٹھہری کہ میں تمہارے واسطے اس سے ایک
کتاب ملخص کروں جو شامل ہو سلوک کے
اصول و مقاصد کو چنانچہ میں نے کیا خدا تعالے
کی توفیق سے اور اُسکو میں نے ترتیب دیا۔ ایک مقدمہ
اور سات شرحوں اور ایک خاتمہ پر اور میں
اُسکی تلخیص سے فارغ ہوا زوال کیوقت اتوار کے دن
سترہ تاریخ ربیع الاول سنہ ایکہزار تہتر ہجری کو
اُسکے صاحب پر بہتر درود و سلام ہوجیو اور میں نے
اس کا نام ما لابد منہ رکھا۔ پس تم اسکو لو
اور غنیمت جانو اور اسپر عمل کرو تم اگر خدا تعالے
نے چاہا تو مالابد سے کامیاب ہو گے۔ اور خدا تعالے
کی نعمتوں پر صبر و شکر کرو اور اسکی حمد بیان کرو
سب تعریف خدا تعالی کیواسطے ہے جو تمام جہان کا
پروردگار ہے اور میں نے لکھا پیر کیدن شروع کتاب سے
اس لفظ تک مقدمہ۔ جاننا چاہیئے اے بھائی
خدا تعالی تمکو نیک بخت کرے۔ اور ہمکو اپنی رضامندی
کیساتھ کہ عبادت عمر کا فائدہ۔ اور بندہ کا حاصل
اور رضاء الہی کا ذریعہ۔ اور اسکی ملاقات کا
راستہ ہے لیکن یہ سخت طریق اور
دشوار سبیل ہے کہ اس کی
میقاتیں شدید۔

كثير العقبات ولذلك عزّ من
يقصده وقل من يسلكه ثم عزّ
من السالكين من يصل الى مقصوده
وهم الذين اصطفهم الله تعالى
بمحبته وبمعرفته وسددهم
بتوفيقه وعصمته فعليك
بقطع تلك العقبات الكثيرة المتقدمة اول
تلك العقبات عقبة العلم وبعدها عقبة
التوبة ثم عقبة العوائق ثم عقبة
العوارض ثم عقبة البواعث
ثم عقبة القوادح ثم عقبة
الحمد والشكر فهذه سبع عقبات
نبين شرحها فاذا فرغت
منها فاذا انت بمقصودك و
مبتغاك فلم تسر الا قليلا حتى
تقع في سهل المفضل وصحارى
الشوق وعرصات المحبة ثم
تقع في رياض الرضوان
وبساتين الانس الى رتبة
القرب ومجلس المناجات
ونيل الخلع والكرامات
يوما فيوما وساعة فساعة فاذا سئل
رب غير غضبان
بين دون عليك بروح
وريحان فتيسر معهم

اور کہاٹیاں بہت ہیں اور اسی باعث نادر ہیں
وہ جو اس کا قصد کریں - اور قلیل ہیں وہ جو
اسمیں چلیں پھر نادر ہیں سالکین میں سے
وہ لوگ جو اپنے مقصود تک پہنچیں اور وہ
وہ لوگ ہیں - کہ برگزیدہ فرمایا انکو خدا تعالی
نے اپنی محبت اور اپنی معرفت کے ساتھ
اور درست کیا اُنکو اپنی توفیق اور عصمت
کے ساتھ پس تمپر لازم ہے - ان بہت سی دشوار
گذار گھاٹیوں کا طے کرنا - اُنہیں کی پہلی گھاٹی
علم ہے - اُس کے بعد توبہ کی گھاٹی ہے اُس کے
بعد عوائق اور موانع کی اُسکے بعد عوارض کی
اُسکے بعد بواعث (ابھارنے والیوں) کی اُسکے
بعد قوادح ردو کد کرنے والے امور کی اُسکے
بعد حمد و شکر کی تو یہ کل سات گھاٹیاں ہیں ہم
ان کی تشریح چاہتے ہیں اور جب ہم اس سے
فارغ ہو جائینگے تب تمہارا مقصد آئے گا
اور تمہارا مطلوب پھر تم تھوڑا ہی چلکر فروکش
ہو جاؤ گے میدان فضل اور صحرا ر شوق اور
محبت کے فضاؤں میں اُسکے بعد فروکش ہو گے رضوان
کے باغات اور انس کے باغیچوں میں یہانتک کہ رتبہ
قرب تمکو حاصل ہو گا اور مناجات کی مجلس نصیب
ہو گی اور خلعت و کرامات روز بروز لحظہ بلحظہ کبیا تو تم
کامیاب ہو گے پھر جب پروردگار سے بحالت رضا و خوشی کچھ
مانگا جائیگا تو اُسوقت خوشی اور سرور تجھپر رو
فرما دینگے تب تم اُن حضرات کے ہمراہ

من هٰذهِ الدار الفانية الى حضرة
الالهية و تلقى من السيد الكريم
من التقريب والتعظيم ما لا يحيط
به وصف الواصفين كل
يوم زيادة الى الابد نسأل الله
تعالى ان يمن عليك و على سائر
المؤمنين بهٰذه النعمة العظيمة
والكرامات الجسيمة وان لا
يجعلنا من الذين لا نصيب لهم
من هٰذه الشان فاتها الا وصف
او سماع او سمن بلا انتفاع وان لا
يجعل علمنا حجة علينا يوم القيمة
يوفقنا العمل بذلك والقيام به
كما يحب و يرضى انه ارحم الراحمين و
اكرم الاكرمين شرح العقبة الاولى و
هى عقبة العلم وكفى فى فضله ما اشتهر
من الايات والاخبار ما يأتى ولا بد لك
من العبادة مع العلم والا كان العلم هباء
منثورا اذ هى ثمرة قال الحسن البصرى رضى الله
تعالى عنه اطلبوا هذا العلم طلبا لا تضر
بالعبادة واطلبوا هذه العبادة طلبا لا
تضر بالعلم ولا بد لك من تقديمه عليها لان كثيرا
من الاعمال الظاهرة والباطنة تفسد
العبادة وتجعلها معصوفا باك وايا ها
ولان العلم يورث الخوف والرجاء

اس فنا ہونیوالے عالم سے دربار الٰہی کیطرف چلو گرامد
تکو سزوار اور بزرگ کیجانب سے تقریب (نزدیکی) اور
تعظیم (بزرگی) اسقدر حاصل ہوگی کہ بیان سکو بیان
کرنیوالوں کا بیان احاطہ نکر سکیگا اور ہر روز اسکے
اندر زیادتی رہے گی ہمیشہ ہمیشہ تک ہم مانگتے ہیں
خدا تعالی سے یہ کہ وہ تم پر احسان کرے اور تمام
مومنوں پر۔ اس نعمت عظیمہ اور کرامات عجیبہ کے
ساتھ۔ اور یہ کہ وہ ہمکو انمیں سے نکرے جنکے لیئے کوئی حصہ نہیں
اس رتبہ ہو کیونکہ عبادت بلا علم اوس دولت کی مانند
ہو جس سے نفع نہو اور یہ کہ نکرے ہمارے علم کو ہم پر حجت
قیامت کیدن اور یہ کہ ہمکو اسپر عمل اور اسکے ساتھ
قائم (لموصوف) رہنے کی توفیق دے جیسا کہ اُسکی
خواہش اور رضا ہو کیونکہ وہ تمام رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم
اور تمام کرم کرنیوالوں سے زیادہ کریم ہے۔ پہلی گھاٹی کی شرح
پہلی گھاٹی علم ہے اور اُسکی فضیلت کی بابت وہ آیتیں
کافی ہیں۔ اور وہ حدیثیں جو آگے آتی ہیں اور تمہارے واسطے
ضرور ہے کہ عبادت علم کے ساتھ ہو ورنہ علم بیکار
ہوگا۔ کیونکہ عبادت علم کا ثمرہ ہے حضرت حسن بصری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طلب کرو اس علم کو طلب
کرنا کہ عبادت کو ضرر نہ دے اور تمہارے لیئے ضرور ہے
کہ مقدم کرو علم کو عبادت پر کیونکہ بہت سے اعمال
ظاہری اور باطنی ایسے ہیں کہ وہ عبادت کو خراب
کرتے اور انکو گناہ بنا دیتے ہیں۔ پس تم اپنے
آپ کو اُنسے بچاؤ اور اس وجہ سے کہ علم
خوف و امید پیدا کرتا ہے۔

ہ باب فی فضل العلم وشرف العلم علی العبادة ١٢٥ عن رحمه الله علیه عنه تقرر علیه السلام اطلب العلم ولو کان بالصین ١٢٥ عن رحمه الله علیه سے بان کی الالٰه العبادة بلا علم غیر منقطع جنا بگزرت تاد ٤

٢٧ منه رحمه الله علیه

المعينين على العبادة ثم اعلم ان
المفترض من العلوم ثلثة علم
التوحيد وعلم الشريعة وعلم السر
وليس عليك ان تتعلم علم التوحيد
كله انما عليك ان تصحح اعتقادك
في اصول الدين وما عليه اهل السنة
والجماعة على تفصيل ذكر في كتبه
واما ما تنقض به الكفر وتلزمهم
حجة الاسلام وما تنقض به البدع
وتلزمهم حجة السنة تفرض على
الكفاية فان كان في كل عصر
من يقوم بهذا فقد سقط الفرض
عن الكل نعم ان اوردت عليك
شبهة التشويش اعتقادك يتعين
عليك حلها بالكلام الكافي فيه
واياك والمماراة فانه داء له
محض الم تالى من ابتلى به كيف
يعيش وانما يلزمك هذا العلم
لئلا تعتقد شيئا يفسد عملك
فتكون من الخاسرين في الدنيا
والاخرة نعوذ بالله منه وكذلك علم
الشريعة وجب عليك منه ما
امرت به وما نهيت عنه على التفصيل
المذكور في كتب الفقه واما علم
السر فهذا الكتاب يتضمن علمه

جو عبادت کے لئے معین ہوتے ہیں پھر جاننا چاہیئے
کہ فرض علوم تین ہیں ۱ علم توحید ۲ علم شریعت
نمبر ۳ علم سرّ اور تم پر لازم نہیں کہ
علم توحید تمام سیکھو تم پر صرف
یہ لازم ہے کہ تم اپنا اعتقاد صحیح کرلو
اصول دین میں اور اُن مسائل میں
جو اہل سنت و جماعت کے نزدیک
ہیں تفصیل وار جیسا کہ اُن کی کتابوں میں
مذکور ہیں اور رہے وہ علوم کہ اُنسے تم کفر کو
توڑو اور کافروں پر اسلام کی حجت لازم کرو
اور وہ کہ اُنسے بدعات توڑو اور اہل بدعت پر سنت
کی حجت لازم کرو سو وہ فرض کفایہ ہیں اگر ہر زمانہ
میں صرف ایک شخص بھی اس کام کا موجود ہو تو فرض
اُترجائیگا سب لوگوں سے البتہ اگر تم پر کوئی ایسا شبہ
ڈالا جائے جو پریشان کردے تمہارے عقیدہ کو تو تم پر
واجب ہوگا کہ اُس شبہ کو حل کرو بذریعہ کلام کے
جو اُسکے حل میں کافی ہو اور اپنے کو جھگڑے سے دور
رکھو کیونکہ یہ بیکار محض ہے کیا تم نے نہ دیکھا کہ جو لوگ
اسمیں مبتلا ہے اُنکی زندگی کیسی گذری اور اسکو سوا نہیں کہ
یہ علم تمکو ضروری ہے تاکہ تم کسی ایسی بات کا اعتقاد نہ کرو جو
فاسد کردے تمہارے عمل کو پھر تم ہو جاؤ ٹوٹا پانے والوں میں سے
دنیا اور آخرت کے اندر ہم پناہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ کی اس سے
اور ایسے ہی علم شریعت تم پر واجب ہے یعنی شریعت کی اُن باتوں کا
جاننا جنکا تمکو حکم ہے اور اُنکا جنسے تمکو ممانعت ہے اس تفصیل کے ساتھ
جو فقہ کی کتابوں میں لکھی ہے اور رہا علم اسرار سو یہ کتاب [illegible]

ما امرت به وما نهيت عنه من
هذا العلم وله عليك ان تعلم
جميعه هذا الشرح عقبة العلم
اجمالاً وما شرحه تفصيلاً
فاطلب من احياء العلوم و
يتضمن بعض تفصيل علم
السر هذا الكتاب تفصيلاً موضحاً
فاذا قطعت هذه العقبة
تستقبلك العقبة الثانية
فاقطعها بتوفيق الله تعالى
وحسن تائيده شرح العقبة
الثانية وهي عقبة التوبة ثم
عليك يا اخي بالتوبة ليحصل
لك توفيق الطاعة فان شوم الذنوب
يمنع عن المشي الى طاعة الله تعالى
والمسارعة الى خدمته وان
ثقل الذنوب يمنع عن الخفة
في الخيرات فلايكاد يتوجه اركان
المصر على المعصية للعبادة وان
اتفق فبكد لاحلاوة معه وليقبل
منك العبادة فان رب الدين لا
يقبل الله به وكيف تناجيه وهو
والعياذ بالله عليك غضبان قال
شيخنا رحمه الله في حد التوبة انه ترك
اختيار ذنب سبق مثله عنه تعظيماً لله

اگر ان امور کو کہ اس علم کے اندر اُن کا تم کو حکم
یا ممانعت کی گئی ہے اور تم پر یہ واجب نہیں
کہ اس سارے علم کو جانو یہ تو گھاٹی علم کی
اجمالی تشریح ہے اور رہی اسکی تفصیلی تشریح
سو اسکو تم تلاش کرو احیاء العلوم سے اور ذمہ دار
ہے کچھ تفصیل علم اسرار کو یہ کتاب ایسی تفصیل
کے ساتھ جو واضح کرنیوالی ہو پھر جب تم اس گھاٹی کو
ذہن نشین کر چکے تو اب تمہارے سامنے آتی ہے
دوسری گھاٹی اس کو بھی دل نشین کرو
خدا تعالی کی توفیق اور اسکی بہتر تائید سے
دوسری گھاٹی کی شرح اور وہ توبہ کی گھاٹی
ہے پھر تم پر اے بھائی توبہ واجب ہے تاکہ تمکو طاعت کی
توفیق حاصل ہو اس لیے کہ گناہوں کی نحوست
خدا تعالی کی طاعت کی جانب چلنے سے باز رکھتی ہے
اور دوڑنے سے خدمت کی طرف اور یقیناً
گناہوں کا بوجھ خیر کے حصہ سے روکتا ہے تو گناہ پر
اصرار کرنے والے کے اعضا عبادت کی طرف
متوجہ نہیں ہوسکتے اور اگر اتفاق سے کبھی توجہ
ہوئی بھی تو ایسی بے دلی کیساتھ کہ اسکو مزا نہیں آتا
اور چاہیے کہ تم سے عبادت مقبول ہو ورنہ قرض والا
قرض کے عیوض کچھ اور نہیں چاہتا اور تم اس سے
کس طرح سرگوشی کر سکتے ہو حالانکہ پناہ بخدا وہ
تم پر غضبے ہے ہمارے شیخ نے خدا تعالی کی اُن پر رحمت توبہ
کی تعریف میں فرمایا کہ توبہ اُس گناہ کا قصد چھوڑ دینا ہے جسکی
مانند اسکے سرزد ہو چکا ہو خدا تعالی کی تعظیم کے لیے

وحذرا من سخطه فلها اذن اربع شرائط
احدها ترك اختيار الذنب
وهو ان يوطن قلبه على ان لا يعود
الى الذنب البتة والثانی سبق
المثل اذ لو لم يسبق عنه مثله
لكان متقيا والثالث ان الذى
سبق عنه يكون مثل ترك اختياره
فى المنزلة لا فى الصورة الا ترى
ان الشيخ الهرم الذى سبق منه الزنا
وقطع الطريق اذا اراد ان يتوب
منه يمكن التوبة لا محالة اذ لم
يغلق منه بابها ولا يمكنه ترك
اختيار الزنا وقطع الطريق اذ هو لا يقدر
الان على فعل ذلك فلا يقدر على
ترك اختياره فلا يصح وصفه بانه
تارك له ممتنع عنه وهو عاجز عنه غير
متمكن لكنه يقدر على ما هو
مثل الزنا وقطع الطريق فى المنزلة
كالقذف والغيبة والنميمة
اذ جميع ذلك معاصى شرعية وان كان الاثم
يتفاوت فى كل واحد بقدره والرابع
ان يكون تعظيما لله وحذرا
من عقابه لا لامر دنيوية
مرتبة من الناس او غير ذلك
قال العبد الضعيف

اور اسکے غصہ سے بچنے کی غرض سے ہو تو توبہ کیلیے اس وقت
چار شرطیں ہیں پہلے ایک گناہ کا قصد چھوڑنا اسکے یہ معنے
کہ اپنا دل اسپر جماوے کہ پھر کبھی اُس گناہ کیطرف
نہ لوٹیگا اور دوسری شرط اس گناہ کی مانند کا پہلے
سرزد ہو چکنا کیونکہ اگر اُس سے پہلے اُسکی مانند نہ گذرا ہوگا
تو وہ متقی (معصوم) ہوگا۔ اور تیسری شرط یہ ہے کہ اس سے
پہلے جو گناہ سرزد ہو چکا ہو وہ اُسی کی مانند ہو
جس کا قصد چھوڑا ہے لیکن مرتبہ میں نہ صورت میں
کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ بہوش بہا بوڑھا جس سے
زنا اور رہزنی کا صدور ہو چکا ہے جب اُس سے
توبہ کرنیکا ارادہ کرے تو توبہ قطعاً ممکن ہے کیونکہ
توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا لیکن زنا کا قصد چھوڑنا
بوڑھے کو ممکن نہیں ایسے ہی رہزنی کا وجہ یہ کہ اسوقت
(بوڑھا ہو جانیکے باعث) ان کاموں پر قادر نہیں
لہذا ان کا قصد چھوڑنے پر بھی قادر نہیں اس بنا پر اس
شخصکو اس صفت کے ساتھ موصوف کرنا درست نہیں
کہ وہ ان افعال کا تارک ہے ان سے باز رہنے والا ہے بلکہ
یہ کہنا چاہیے کہ وہ ان سے عاجز ہے بے بس ہے لیکن وہ زنا
اور رہزنی کی مانند پر قادر ہے مرتبہ کے لحاظ سے جیسے
زنا کی تہمت لگانا اور غیبت اور چغلی کیونکہ یہ سب شرعی
گناہ ہیں اگرچہ گناہ میں تفاوت ضرور ہے ہر فعل کے
اندر اُس کے اندازہ کے مطابق اور چوتھی شرط یہ ہے کہ قصد کا
چھوڑنا خدا تعالیٰ کو بڑا جاننے کے سبب سے اور اسکے
عذاب سے ڈر کر ہو نہ کسی دنیوی وجہ سے مثلاً لوگوں میں عزت ہونیکے
باعث یا اور کسی سبب سے کہا بندہ ضعیف نے

قوة الله تعالیٰ بقوته في حد التوبة هي الندم و
توطين القلب على ان لا يعود اليه
ان قدر تعظيماً لله وحذراً من سخط
انتهى واما مقدمات التوبة فثلاث
احدها ذكر قبح الذنوب والثانية
ذكر شدة العقوبة والثالثة ذكر
ضعفك فان من لا يحتمل حر شمس
ولطمة وقرص نملة كيف
يحتمل حر نار جهنم وضرب مقامع
الزبانية ولسع حيات كاعناق
البخت وعقارب كالبغال خلقت
من النار في دار البوار نعوذ بالله
من سخط الله وعذابه فاذا واظب
على هذه الاذكار وعاودها اناء
الليل والنهار فانها ستحملك على
التوبة النصوح والله هو الموفق
ثم لا يمنعك من التوبة ان
تقول اني اعلم من نفسي اعود
الى الذنب فان هذا غرور الشيطان
فعسى ان تموت تائباً قبل
ان تعود واما الخوف من
العود فعليك العزم وعلى الله
الاتمام فان اتم فذلك المطلوب
والا فقد غفرت ذنوبك السابقة
فانت في احدى الحسنيين وهو هذا ربح عظيم

خدا تعالیٰ اُسکو اپنی قوت کیساتھ قوی کرے توبہ
کی تعریف میں کہ توبہ پشیمان ہونا۔ اور دل کو اسپر قائم
کرنا ہے کہ اُس گناہ کی طرف عود نہ کرونگا اگر قدرت رہی
خدا تعالیٰ کی تعظیم و خوف ناراضی کے سبب ختم ہوئی تعریف
اور رہے توبہ کے اسباب سو وہ تین ہیں۔ ایک گناہوں
کی برائی یاد کرنا دوسرا شدت عذاب کا ذکر سوم اپنے
ضعف پر نظر کرنا۔ کیونکہ جو شخص برداشت نہیں
کرسکتا آفتاب کی گرمی اور طمانچہ اور ایک چیونٹی
کے کاٹنے کی وہ کیسی برداشت کرسکے گا دوزخ کی
آگ اور زبانیہ (فرشتگان دوزخ) کی گرزوں
کی مار اور بختی اونٹوں کی برابر سانپوں اور خچروں
کی برابر بچھوؤں کے کاٹنے کی جو آگ سے پیدا کئے گئے ہیں
جہنم میں ہم پناہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ کیساتھ اُسکے غصہ اور عذاب
سے پس جب ان سب ذکروں پر ہمیشگی کرے اور شب و روز
ان اذکار کو دہرائے تو وہ یقیناً بہت جلد اسکو خالص
توبہ پر ابھاریں گے اور خدا تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے
پھر تمکو توبہ سے یہ بات نہ روکے کہ تم کہو میں اپنے نفس کیجانب
سے جانتا ہوں کہ میں گناہ کیطرف عود کرونگا اسلیے کہ
یہ شیطان کا دھوکا ہے پس قریب ہے کہ تم توبہ کرتے ہی
مر جاؤ گناہ کی طرف عود کرنیسے پہلے رہا ڈر اُس گناہ کی
طرف عود کرنیکا سو اسکے واسطے تمپر پختہ قصد لازم
ہے اور اللہ تعالیٰ پر اسکا پورا کرنا پس اگر اُس نے پورا
کردیا تو یہی مطلوب ہے ورنہ تمہارے اگلے گناہ
سب بخشدیئے گئے پس تمکو (توبہ کرنیسے) دو خوبیوں میں
کی ایک خوبی ضرور حاصل ہوا اور یہ بڑا نفع ہے۔

ثم اعلم ان الذنوب قسمان قسم بينك
وبين الله وهو ترك امره وارتكاب
نهيه فتقضي ما امكن قضاؤه
وفي الباقي ترجع الى الله بالتضرع
والتوبة وقسم بينك وبين العباد فقد يكون
في المال فيجب الرد ان امكن وان عجزت
لعدم او فقر فتستحل منه وان عجزت
بغيبة او موته وامكن التصدق
فافعل والا فعليك بتكثير حسناتك
والرجوع الى الله تعالى ان يرضيه
عنك يوم القيامة وقد يكون في
العرض بان اغتبته وفي
الحرمة بان خانيت في
اهله ونحوه وفي الدين بان
كفرته او ضللته فالاستحلال
والارضاء اذا لم تخش زيادة
غيظ وهيج فتنة والا فالرجوع
الى الله والرجاء من فضل الله
العظيم انه اذا علم صدق
العبد يرضي خصماءه من خزائنه
ولا حكم عليه فاذا علمت
ما وصفناه وبرأت القلب
عن اختيار مثلها في
المستقبل فقد خرجت
من الذنوب كلها وان خصلت

پھر جاننا چاہیئے کہ گناہ دو قسم پر ہیں ایک وہ جو تمہارے اور خدا
کے درمیان ہیں اور وہ خداتعالیٰ کی حکم کو چھوڑنا اور
اسکی نہی پر عمل کرنا تو تم قضا کرو اُن احکام کی کہ جنکی
قضا ممکن ہو اور باقی میں رجوع کرو خداتعالیٰ کیطرف عاجزی کے
ساتھ اور توبہ کرو اور دوسری قسم وہ گناہ ہیں جو تمہارے اور
بندوں کے درمیان ہیں پس کبھی وہ گناہ مال کی اندر ہوتا ہے -
اُس صورت میں مال کا واپس دینا واجب ہے اگر ممکن ہو اور
اگر تم عاجز ہو بوجہ مال نہونے اور فقیر ہونیکے تو تم مال
والے سے معاف کرالو اور اگر اس سے بھی عاجز ہو بوجہ
غائب ہونے یا مرجانیکا ور خیرات وصدقہ کرنا ممکن ہو
تو ایسا ہی کرو ورنہ اگر یہ بھی نہوسکی تو اپنی نیکیاں زیادہ
کرو اور حق تعالیٰ کیجانب رجوع کرو تاکہ وہ مال والیکو
قیامت کیدن تم سے رضا مند کردے اور کبھی ہوتا ہے
آبرو میں اسطرح کہ تم نے اسکی غیبت کی اور عزت میں اس طرح
کہ تم نے خیانت کی اسکی بیوی وغیرہ کے اندر اور دین میں اسطرح
کہ تم نے اسکو کافر یا گمراہ کہا تو معاف کرانا اور راضی کرنا تمپر
واجب ہے جب تم اس کا غصہ بڑھ جانے اور فتنہ برپا ہونیکا
اندیشہ نکرتے ہو ورنہ خداتعالیٰ کیطرف رجوع اور امیدواری
اُسکے فضل عظیم سے لازمی ہے کیونکہ جب وہ بندہ کی سچائی جان لیتا ہے
تو اُسکے حقداروں کو اپنے خزانوں سے کچھہ دیکر راضی کردیتا ہے
اور کوئی چیز اُسپر نہیں ہوسکتا پس جب تمہارا بیان کیا ہوا
مضمون جان چکو اور دل کو تم نے اُس گناہ کی مانند کا قصد
کرنیسے آئندہ کے لیے دل کو پاک کردیا تو اب تم
سب گناہوں سے باہر ہوگئے اور اگر
موجود ہوجائے -

منك تبريه القلب ولم يحصل
قضاء الفوائت وارضاء الخصوم
فالتبعات لازمة والذنوب مغفورة
واعلم ان شرط التوبة ان
لا تتعمد ذنبا فاما ان وقع
بسهوا وخطاء فهو مغفور
بفضل الله تعالی وانك اذا تبت
ثم نقضت التوبة وعدت
الی الذنب ثانيا فعد الی التوبة
ثانيا وقل لنفسك لعلی اموت
قبل ان اعود الی الذنب هذه
المرة وكذلك ثالثا ورابعا اما
سمعت قول النبی صلی الله عليه و
اله وسلم خيركم كل مفتن تواب
وقول الله عز وجل ومن يعمل
سوءا او يظلم نفسه ثم يستغفر
الله يجد الله غفورا رحيما
ثم اذا ارضيت الخصوم بما
امكن وقضيت الفوات بما
قدرت عليه ورجعت فی
الباقی الی الله تعالی بالتضرع
ليكفيك ذلك فاغتسل و
اغتسل ثيابك وصل اربع
ركعات كما تحب و
ضع وجهك بالارض فی مكان

تم سے دل کو پاک کرنا لیکن نہ موجود ہو فوائت کی قضا
اور حقداروں کو راضی کرنا تو کفارے لازم ہیں اور
گناہ بخشی ہوئی ہیں اور جاننا چاہیئے کہ توبہ کی شرط یہ ہے کہ
تم کسی گناہ کا قصد نکرو پھر اگر بھول چوک سے سرزد ہو جا
تو وہ معاف ہے خدا تعالے کے فضل سے اور
یقیناً تم جب توبہ کرو پھر اسکو توڑ دو اور گناہ
کی طرف لوٹو دوسری بار تو توبہ کی طرف بھی عود کرو
دوسری بار اور اپنے جی سے کہو کہ شاید میں
مرجاؤں اس سے پہلے کہ گناہ کی طرف عود کروں اب کی بار
اور ایسے ہی تیسری اور چوتھی بار کیا تم نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کا قول نہ سنا کہ تم میں کا بہتر
ہر وہ فتنہ میں ڈالا ہوا ہے جو توبہ کرنیوالا ہو
اور خدا عزوجل کا قول کہ اور وہ جو کرے
کوئی برا کام اور ظلم کرے اپنی جان پر پھر مغفرت
طلب کرے اللہ تعالے سے تو پاوے گا خدا تعالے
بخشنے والا رحم کرنے والا پھر جب تم نے
راضی کر لیا حقداروں کو اس قدر کہ ممکن
ہے اور فوت شدہ کی قضا کر لی اور اسقدر
کہ تم اسپر قادر ہو اور باقی کے اندر تم
نے رجوع کیا خدا تعالی کی طرف عاجزی
کے ساتھ تاکہ یہ تمہارے واسطے
کافی ہو تو غسل کرو اور اپنے کپڑے دھو
اور چار رکعت نماز ادا کرو جس طرح
تم پسند کرو اور اپنا چہرہ زمین پر
رکھو کسی جگہ۔

واجعل التراب على نفسك ومرغ
وجهك فى التراب بدمع حار و
قلب حزين وصوت عال واذكر
ذنوبك واحدا بعد واحد ما
امكن ولم نفسك وبخ وقل اما
ان لك ان تتوب لك طاقة بعذاب
الله سبحانه الك حاجز عن سخط
الله واذكر ذلك كثيرا وابك
ثم ارفع يديك الى الرب
الرحيم سبحانه وقل يا
الهى عبدك رجع الى بابك
عبدك العاصى رجع الى الصلح
عبدك المذنب اتاك بالعذر فاعف
عنى جودك وتقبلنى بفضلك وانظر
الى برحمتك اللهم اغفر لى ما
سلف من الذنوب اعصمنى فيما بقى
من الاجل فان الخير كله بيدك
وانت بنا رءوف الرحيم ثم ادع دعاء
الشدة وهو يا مجلى عظائم الامور
يا منتهى همة المهمومين يا من
اذا اراد امرا فانما يقول له كن
فيكون احاطت بنا ذنوبنا وانت
المذخور لها يا مذخورا لكل شدة
كنت اذخرك لهذه الساعة فتب علي
انك انت التواب الرحيم ثم اكثر البكاء

اور اپنے اوپر خاک ڈالو اور اپنے چہرے کو ملاؤ
خاک میں گرم آنسوؤں اور غمگین دل اور بلند
آواز کے ساتھ اور یاد کرو اپنے گناہ ایک بعد
دیگر جسقدر ممکن ہو اور اپنے نفس کو ملامت
کرو اور کہو کہ خبردار تجھے توبہ کرنی چاہیے کیا
تجھکو تاب ہے خدا تعالیٰ کے عذاب کی کیا
تیرے لیے کوئی آڑ ہے خدا تعالیٰ کے
غصے اور یاد کرو اسکو بہت اور روؤ پھر اپنے
ہاتھ رب رحیم کی طرف اٹھاؤ پاک ہے وہ
اور کہو کہ اے میرے معبود تیرا بھاگا ہوا
غلام تیرے دروازے کی طرف لوٹ آیا تیرا
گنہگار بندہ صلح کی طرف لوٹا تیرا گنہگار بندہ
تیری پاس آیا عذر خواہی کیلئے پس درگذر فرما
مجھے اپنی کرم کے طفیل اور قبول فرما مجھکو اپنی فضل
کے ذریعہ اور میری طرف نگاہ رحم و کرم کر اے خدا
مجھے بخشدے جو کچھ گناہ گذرے اور بچا مجھکو گناہوں سے
باقی عمر کے اندر کیونکہ خیر سب تیرے ہی قبضہ میں ہے
اور تو ہمارے ساتھ مہربان رحم کرنیوالا ہے پھر تم دعا شدت
کیلئے دعا کرو اور وہ یہ کہ اے ظاہر کرنے بڑے امور کے
اے مغموموں کی ہمت کی منتہی اے وہ کہ جب ارادہ کرتا ہے
کسی امر کا تو اسکے سوا نہیں کہ کہتا ہے اسکو کن تو وہ ہوجاتا
ہے گھیر لیا ہمکو ہمارے گناہوں نے اور تو ہی مطلوب ہے ہمکو اے
مطلوب تمام کی سختی تجھکو اس گھڑی کیواسطے ذخیرہ کیا تھا
پس تو توبہ قبول کر اس وجہ سے کہ تو ہی توبہ قبول کرنے
والا رحیم ہے پھر تم بہت روؤ۔

والتذلل وقل يا من لا يشغله شان عن شان ولا سمع عن سمع ولا تشتبه عليه الاصوات ويا من لا يغلطه المسائل ولا يختلف عليه اللغات ويا من لا يبرمه الحاح الملحين ولا تضجره مسالة السائلين اذقنا برد عفوك وحلاوة رحمتك انك على كل شئ قدير ثم صل على النبي صلى الله عليه واله وسلم واستغفر لجميع المؤمنين و المومنات فقد خرجت من الذنوب طاهرا ليوم ولدتك امك ويحبك الله سبحانه واذا قطعت عقبة التوبة فاذا عوائق تعوقك عن طاعة الله تعالى وعبادته فعليك بقطع عقبة العوائق وهي العقبة الثالثة

شرح العقبة الثالثة

العوائق اربعة الدنيا والخلق و الشيطان والنفس اما الدنيا فدفعها بالزهد لربك لتستقيم لك العبادة ونكش فان الرغبة اليها بشغل ظاهرك بالطلب باطنك بالارادة واما اذا زهدت فيها وتفرغت بظاهرك و باطنك تمشي لك العبادة و تعاونك اعضاؤك روى عن

اور بہت عاجزی کرو اور کہو کہ اے وہ کہ نہیں مشغول کرتا اسکو ایک حال دوسرے حال پر اور ایک سننا دوسرے سننے سے اور نہیں مشتبہ ہوتیں اسپر آوازیں اور اے وہ کہ نہ اسکو مسائل غلطی میں ڈالتے ہیں اور نہ اسپر لغات مختلف ہوتی ہیں اور اے وہ کہ مغموم نہیں کرتا اسکو اصرار اصرار کرنیوالوں کا اور نہیں تنگ کرتا اسکو سوال سوال کرنیوالوں کا چکھا ہمکو اپنے عفو کی ٹھنڈک اور اپنی رحمت کی مٹھاس یقینًا تو ہر چیز پر قادر ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور بخشش طلب کرے تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے پھر تم سب گناہوں سے پاک صاف ہو جاؤ گے جسطرح آج ہی تمکو تمہاری ماں نے جنا ہو اور خدا تعالی تمکو پیارا بنائیگا اور جب تم نے توبہ کی گھاٹی طے کر لی۔ تو اب یہ عوائق کا ہے جو تمکو خدا تعالی کی طاعت اور عبادت سے روکینگے اس لیے تمپر لازم ہے کہ عوائق کی گھاٹی طے کرو۔ اور یہی تیسری گھاٹی ہے۔

تیسری گھاٹی کی شرح

عوائق چار ہیں دنیا اور مخلوق اور شیطان اور نفس دنیا سو اسکو دفع کرنا زہد کیساتھ ہے خاص اپنے پروردگار کے لیے تاکہ تمہاری عبادت درست رہے اور کثیر ہو کیونکہ دنیا کیطرف راغب ہونا تمہارے ظاہر کو طلب اور تمہارے باطن کو ارادے کیساتھ مشغول کر دیگا اور جب تم دنیا کے اندر زہد سے کام لوگے اور اپنے ظاہر اور باطن کو فارغ رکھوگے تو عبادت تم کو چلائے گی اور تمہارے اعضا تمہاری مدد کرینگے مروی ہے حضرت

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان العبد اذا زهد فی الدنیا استنار
قلبه بالحکمة وتعاونت له اعضاؤه
فی العبادة ویکثر قسمة عمله
روی عن رسول اللہ صلی اللہ
علیه وآله وسلم رکعتان من
رجل عالم زاهد قلبه طاهر احب
الی اللہ تعالیٰ من عبادة المتعبدین
الی آخر الدهر ابدا وسرمدا و
الذی زاهد ان غیر مقدور
للعبد وهو برودة الدنیا علی
القلب ومقدور وهو ثلثة
اشیاء ترك طلب المفقود من
الدنیا وتفریق المجموع منها و
ترك ارادتها والثالث اصعب
لکن اذا استقمت علی الاولین
فما مول من اللہ تعالیٰ ان یوتك
غیر المقدور والذی یبعثك علی
الترك والتفریق یهون علیك
ذلك ذکر آفات الدنیا و
عیوبها وقد اکثر الناس من
القول فیه والقول البالغ ما
قال شیخنا رحمة اللہ ان
الدنیا عدوة اللہ وانت
محبها ومن احبها ابغض

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہ بندہ جب زہد
اختیار کرتا ہے دنیا کے اندر تو اس کا دل حکمت کیساتھ
روشن ہو جاتا ہے اور مدد دیتے ہیں اسکو اسکے اعضا
عبادت میں اور چاہیئے کہ تمہارے عمل کا حصہ زیادہ ہو
مروی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دو رکعتیں
مرد عالم زاہد القلب طاہر کی زیادہ پسند ہیں خدا تعالیٰ کو
عبادت کرنیوالوں کی عبادت سے جو اخیر زمانہ تک
ہمیشہ ہمیشہ ہوتے رہینگے اور زہد دو طرح ہیں
نمبر۱ بندی کی قدرت سے باہر اور وہ دنیا کا دل پر
سرور ہو جانا نمبر۲ بندی کی قدرت میں داخل اور
وہ تین چیزیں ہیں۔ نمبر۱ دنیائے معدوم کی طلب ترک کرنا
نمبر۲ جسقدر دنیا حاصل ہو اس کے مجموعہ کی تفریق
کرنا نمبر۳ دنیا کا قصد چھوڑنا اور تیسری چیز بہت
دشوار ہے لیکن جب تم پہلی دونوں باتوں پر
قایم ہو جاؤ گے تو امید ہے خدا تعالیٰ سے کہ تمکو
غیر مقدور بھی عنایت فرماویگا اور وہ چیز کہ آمادہ
کریگی تمکو دنیا چھوڑنے اور تفریق کرنے پر اور
آسان کریگی یہ تم پر وہ دنیا کی آفات اور اس کے
عیب کا یاد کرنا ہے اور لوگوں نے اس بارہ میں
بہت کچھ کہا ہے لیکن انتہائی قول وہ ہے
جو ہمارے شیخ رحمة اللہ علیہ نے فرمایا کہ
یقینا دنیا دشمن خدا تعالےٰ ہے اور
تم اس کے عاشق پس جو دنیا کو دوست
رکھیگا وہ بہت زیادہ دشمن
خدا ہوگا۔

عدة والزهد في الحرام فرض وفي الحلال
الفضول مما لا يحتاج اليه في قوام النية
لكن الابدال لا يعتادون من الحلال
الا قدر ما لا بد منه فهو عندهم
كالميتة والحرام عندهم
بمنزلة النار لا يخطر ببالهم قصد تناو
وله بحال وهذا معنى برودتها
على القلب بان يستقذرها جملة
ثم اذا تركت الطلب والارادة
فالله تعالى يقيم نيتك ما شاء
وان لم تقو على ذلك وطلبت و
اردت فاتق بذلك العدة على
عباد الله تعالى دون الشهوة فانه
لا يقدح في زهدك واما الخلق فدفعه
بالعزلة ولزمتك لان الخلق يشغلونك
عن العبادة بل يمنعونك عنها بل
يوقعونك في المعصية وقد كثر الاخبار
في هذا المعنى ولانهم يفسدون عليك
ما حصل لك من العبادة ان لم يعصمك الله
سبحانه بسبب من الرياء قيل وغيره
السليمان الخواص رحمه الله قدام
ابراهيم بن ادهم الا تأتيه قال لان القى
شيطانا ماردا احب الى من لقائه
فاستنكر ذلك من قوله
فقال اني اذا لقيته اخاف

اور حرام کے اندر زہد فرض ہے اور حلال فضول میں
اُس قبیل سے ہے کہ نیت کی ماہیت درست ہونے میں اُسکی حاجت
نہیں لیکن ابدال عادت پذیر نہیں ہیں حلال سے مگر صرف
اُسقدر کہ جتنی ضرورت ہے پس حلال اُنکے نزدیک بمنزلہ مردار
کے ہے اور حرام اُنکے نزدیک بمنزلہ آگ کے ہے اُنکے دلمیں
اُس کے لینے کے قصد کا خطرہ کبھی نہیں گذرتا اور یہی
مطلب دنیا کے دل پر ٹھنڈا ہو جانیکا ہے اس طرح کہ
اُسکو بہت ناپاک جانے پھر جب طلب و ارادہ
چھوڑ دو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری نیت درست کردیگا
جسقدر چاہیگا اور اگر تم اُسپر قدرت نہ رکھو اور طلب
و ارادہ کرو تو آؤ اُسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر
نہ خواہش نفس پر کیونکہ یہ تمہارے زہد میں مفید نہ ہوگا
اور رہی خلق سو اُسکا دفع کرنا گوشہ گیری سے ہے
اور گوشہ گیری تم کو لازم ہے کیونکہ خلق تمکو عبادت
سے غافل کرے گی بلکہ اُس سے منع کرے گی بلکہ
تمکو معصیت میں واقع کریگی اور اس مضمون میں بہت سی
خبریں ہیں اور اس وجہ سے کہ مخلوق تمہاری اُس خوبی کو
خراب کر دیگی جو تمکو حاصل ہو چکی عبادت سے اگر خدا تعالیٰ
نے حفاظت نہ فرمائی کسی وجہ سے مثلاً ریا وغیرہ
حضرت سلیمان خواص رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ حضرت
ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ تشریف
لائے ہیں کیا آپ اُنکے پاس نہ جائیں گے فرمایا البتہ یہ کہ میں
کسی سرکش شیطان سے ملاقات کروں مجھکو اُس سے زیادہ پسند ہے کہ
اُنسے ملاقات کروں لوگوں کو آپکا یہ کہنا ناگوار ہوا تو
فرمایا کہ میں جب اُنسے ملاقات کروں تو ڈرتا ہوں۔

ان أمر بين له واذا لقيت شيطانا
امتنع عنه واعلم ان لك حالتين
الاولى ان لا يحتاج الناس اليك
فى بيان علم او حكم فاولى لك
العزلة وهى على ثلثة اوجه
الاول ان لا تخالطهم الا فى جمعة
او جماعة او مجلس علم او نحو ذلك
وهو الاول والثانى ان خالطهم
اصلا بان تسكن موضعا لا
تلزمك هذه الامور كراس
جبل او بطن واد والثالث ان لا
تخالطهم اصلا وانت فى موضع
تلزمك هذه الامور فهذا لا يجوز
الا ان تيقن ان الضرر الذى يلحقك
فى مخالطة الناس بسبب تلك
الامور اعظم من تركها فلك
عذر ولا عيب على المعذور والله
اعلم بالعذر والثالث يحتاج الى
النظر لتدقيق فيه خطر التغلط و
الاولان اسلم والحالة الثانية
ان يحتاج الناس اليك فى
امر دينهم فليس لك
العزلة فانصب نفسك
بينهم بشرايط الصحبة
بحيث لا يضر بدينك

اس سے کہ اُن کے لئے آرایش کرو اور جب شیطان سے
ملو تو اُس سے بچا رہو گا اور جاننا چاہیئے کہ تمہارے
واسطے دو حالتیں ہیں پہلی یہ کہ لوگ تمہارے محتاج
نہوں کسی علم یا حکم کے بیان میں لہذا تمہاری
گوشہ گیری بہتر ہے اور گوشہ گیری تین قسم پر
ہے اول یہ کہ تم لوگوں سے خلط ملط نہ کرو مگر جمعہ
یا جماعت یا مجلس علم کے اندر یا اسکی مانند اور کہیں
جگہ اور یہ پہلی قسم ہے اور دوسری یہ کہ تم لوگوں سے
بالکل نہ ملو اس طرح کہ سکونت ایسی جگہ کی اختیار
کرو کہ وہاں تمپر یہ سب امور لازم نہ ہوں مثلاً پہاڑ
کی چوٹی یا کسی جنگل کے اندر اور تیسری یہ کہ تم
لوگوں سے بالکل نہ ملو حالانکہ تم کسی ایسی جگہ ہو کہ وہاں
تمکو یہ سب امور لازم ہوں تو یہ قسم جائز نہیں مگر یہ کہ
اس بات کا یقین ہو کہ جو ضرر تم لوگوں کیساتھہ ملنے
جلنے میں لاحق ہوگا اُن امور کے باعث وہ بڑا ہوگا
بہ نسبت میل جول چھوڑنیکے تو اس صورت میں تمہارے
واسطے معذوری ہے اور معذور پر کوئی عیب نہیں
اور اللہ تعالی عذر کو خوب جاننے والا ہے اور
تیسری قسم باریک نظر کی محتاج ہے اور اُس کے
اندر تغلط کا خطرہ ہے اور پہلی دو قسمیں بالکل بے خطر
ہیں :ـ دوسری حالت یہ ہے کہ لوگ تمہاری طرف
اپنے دینی کاموں میں محتاج ہوں اُسوقت تمکو گوشہ گیری
جائز نہیں بلکہ قائم کرو اپنے نفس کو لوگوں کے درمیان
صحبت کی شرطوں کے ساتھہ اس طرح کہ وہ
تمہارے دین میں ضرر نہ دے ۔

وهذا اشد ثم اذا ولى الناس عن امر
الدين مدبرين لا يطلبون علما و
ترى الفتنة تعم العامة وتربو
بين الخاصة فحينئذ العذر في العزلة
هذا حكم العزلة والصحبة
واذا اعتزلت فلا عليك في ان تصحب
المرتاضين الذين ثبتوا على السنن
المروية عن الاسلاف واما الذين
تركوا تلك السنن فهم كسائر الناس
ولكن لك زيارة الاخوان في الدين
بشرط ان لا تفرط وتجتنب عن الرياء
والتزين واللغو ونحوه هذا والذي يهون
عليك العزلة من الناس استغراق اوقاتك بالعبادة دوم
وقطع الطمع عن الناس بان تبصر آفاتهم و
تكدرها على قلبك فاستمسك بها ان اردت
السلامة واما الشيطان فقد قويا لنعود
والمجاهدة بدفع المخالفة ولزمك دفعه لانه
عدو مجبول على عداوتك فلا يقنع الا
بهلاكك ثم لابد لك ان تعرف مكائده فاعلم
انها صنفان وساوس وحيل فعليك معرفتهما
اعلم ان الله تعالى وكل بقلب ابن آدم
ملكا يدعو الى الخير يقال له الملهم و
سلط في مقابله شيطانا يدعو الى الشر وركب
في الانسان طبيعة مائلة الى الشهوات

اور قسم بہت سخت ہے پھر جب لوگ دین کے کاموں سے پشت
پھیر دیں کہ علم نہ طلب کریں اور تم دیکھو کہ فتنہ عام ہو رہا ہے
اور آتا جاتا ہے خواص میں تو اُسوقت تمہارے واسطے عذر ہے
یکسوئی میں یہ حکم گوشہ گیری اور صحبت کا ہے اور جب تم یکسو
ہو جاؤ تو تمپر اُس کے اندر کوئی نقصان نہیں کہ تم اُن لوگوں
کی صحبت میں ہو جو ریاضت کرتے اور اُن طریقوں پر قائم
ہیں جو اسلاف سے مروی ہیں اور رہے وہ جنہوں نے اُن
طریقوں پر قائم ہیں جو اسلاف سے مروی ہیں اور رہے وہ
جنہوں نے اُن طریقوں کو چھوڑ دیا سو وہ باقی لوگوں کی
مانند ہیں ڈرا ایسے ہی تمہارے واسطے جائز ہے دینی بھائیوں کے
پاس جانا بشرطیکہ حد سے نہ بڑھو اور ریاکاری اور آرایش
و لغو وغیرہ سے بچو اسکو خوب سمجھلو اور جو چیز لوگوں سے
یکسوئی تمپر آسان کردے وہ تمہاری اوقات کا عبادت
میں گھرنا اور لوگوں سے طمع ولالچ دور کرنا ہے اسطرح کہ تم لوگوں
کی آفات پر نظر کرو اور اپنے دلپر انکو دھراؤ پس تم ان
دونوں باتوں کو مضبوط پکڑ لو اگر سلامتی چاہو دوسرا
عائق شیطان ہے اسکو دور کرنا بہت ہی ناگوار اور مجاہدہ کے
ہے اس طور پر کہ مخالفت دور کرو اور تم پر شیطان کو دور کرنا
واجب ہے کیونکہ وہ دشمن ہے کہ تمہاری دشمنی پر اسکی فطرت و پیدایش
ہے لہذا وہ نہ مانیگا مگر تمکو ہلاک کر کے پھر تمہارے واسطے
ضروری ہے کہ تم شیطان کے مکروں کو پہچانو تو سمجھ جاؤ کہ
وہ مکر دو قسم پر ہیں ایک وسوسہ دوم حیل پس تمپر اُن دونوں
پہچاننا واجب ہے جاننا چاہیے کہ خدا تعالی نے تمہارے دل کے
واسطے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے کہ وہ خیر کیطرف بلاتا ہے اور

اُسکو ملہم کہتے ہیں اور اس کے مقابل ایک شیطان مقرر کیا ہے کہ وہ شر کی طرف بلاتا ہے اور آدمی کے
اندر ایک طبیعت پیدا کی ہے کہ وہ خواہشوں کیطرف مائل ہوتی ہے -

كيف كانت حسنة وقبيحة وتلك هي
النفس وهذه ثلاثة دعاة ثم اعلم ان
الخواطر آثار تحدث في القلب تبعثه
على الافعال والترك وهي اربعة
اقسام قسم يحدثه الله تعالى في
القلب ابتداء ويقال له الخاطر
وهو قد يكون خيرا اكراما والزاما للحجة
وقد يكون شرا امتحانا وتغليظا
للحجة وقسم يحدثه الله تعالى
عقيب موافقا للنفس يقال له
الهوى والنفس ينسب اليها
وقسم يحدثه الله تعالى عقيب
دعوة الشيطان ويقال له الوسوسة
وهما لا يكونان الا بشر او بالخير المقصود
منه الشر وقسم يحدثه الله تعالى عقيب
دعوة الملهم ويقال له الالهام وهو
لا يكون الا بخير ثم عليك ان تفرق
بين خاطر الخير وخاطر الشر والفرق
بين خاطر شر ابتدائي والهامي او شيطاني
وهوائي على ثلاثة اوجه فالاول ان
تعرض الخاطر على الشرع فان وافقه
فهو خير وان كان بالضد فهو شر
وان لم يتبين لك به فاعرض فيه اقتداء
بالصالحين فهو خير الا فشر
وان لم يتبين ذلك به

کیسی بھی ہوں اچھی اور بری اور وہی طبیعت
نفس ہے پس تین داعی ہیں پھر جاننا چاہیے کہ خطرے
وہ آثار ہیں جو دل کے اندر پیدا ہوتے اور اسکو
افعال بجالاتے اور ترک کرنے پر ابھارتے ہیں اور
وہ چار قسم پر ہیں ایک قسم وہ ہے کہ خداتعالی اسکو دل کے
اندر ابتدا پیدا کرتا ہے اسکو خاطر کہتے ہیں اور وہ کبھی
خیر قابل عزت اور الزام حجت ہوتا ہے اور کبھی امر شر
قابل اہانت اور تغلیظ حجت ۔ اور دوسری قسم وہ ہے
کہ خداتعالی اسکو پیدا کرتا ہے نفس کے موافق اسکو
ہوی کہتے ہیں اور نفس کی نسبت اسی کیطرف ہوتی ہے
اور تیسری قسم وہ ہے کہ خداتعالی اسکو پیدا کرتا ہے شیطان
کے بلاوے کے بعد اور اسکو وسوسہ کہتے ہیں اور یہ
دونوں قسمیں یا تو شر ہوتی ہیں یا وہ خیر کہ جس سے شر مقصود ہو
اور چوتھی قسم وہ ہے کہ اسکو خداتعالی پیدا کرتا ہے ملہم کے
بلاوے کے بعد اور اسکو الہام کہتے ہیں اور وہ صرف امر
خیر ہی ہوتا ہے پھر تم پہ لازم ہے کہ تم خاطر خیر اور خاطر
شر کے درمیان فرق کرو اور خاطر خیر و شر
ابتدائی اور الہامی اور شیطانی اور ہوائی
کے درمیان فرق تین طرح ہے اول یہ کہ تم
اس خطرے کو پیش کرو پس اگر وہ شرع کے
موافق ہو تو وہ خیر ہے اور اگر اسکے مخالف ہو
تو وہ شر ہے اور اگر یہ بات اس سے ظاہر نہ ہوئی
تو دیکھو اگر اس کے اندر پیروی نیکوں کی ہے
تو وہ امر خیر ہے ورنہ شر ہے اور اگر
یہ بھی ظاہر نہ ہو تو ۔

فان كان مما ينفر عنه النفس
نفرة طبع لا نفرة خشية فهو خير
وان كان مما يميل اليه النفس
ميل طبع وجبلة لا ميل رجاء
الى الله تعالى وترغيب فهو شر
والثاني انه ان وجدته مصمما
على حالة واحدة فهو من الله
تعالى وان وجدته مضطربا فهو
من الشيطان قال بعض
العارفين مثل هوى النفس
مثل التمر اذا جادت لا ينصرف
الا بقطع بالغ وان كان الخاطر
عقيب ذنب فمن الله تعالى
كاهانته وعقوبته
بشؤم ذلك الذنب وان كان
مبتديا فهو من الشيطان
هذا في الاكثر وان وجدته
لا يضعف بذكر الله تعالى فهو
من الهوى وان ضعف فهو
من الشيطان والثالث ان
تنظر فان كان مصمما فهو
من الله تعالى وان كان
مترددا فهو من الملك و
ان كان عقب طاعته فهو
من الله تعالى وان كان

غور کرو کہ نفس اُس سے نفرت کرتا ہے مگر طبعی نفرت نہ کسی
ڈر کی وجہ سے تو وہ امر خیر ہے اور اگر وہ اُس قبیل
سے ہو کہ نفس اُسکی طرف مائل ہو مگر طبعی اور خلقی
مائل ہونا نہ خدا تعالیٰ کی طرف امید کا مائل ہونا
یا ترغیب کا تو وہ امر شر ہے اور دوسری صورت
یہ ہو کہ اگر تم اُس خطرہ کو ایک حالت پر مضبوط پاؤ
تو وہ خدا تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اگر اسکو ادل
بدل ہوتے پاؤ تو وہ شیطان کی طرف سے ہے
بعض عارفوں نے کہا ہے کہ خواہش نفس کی مثال
کھجور کی سی ہے کہ جب وہ کھڑی ہو جائے تو نہیں
متغیر ہوتی مگر خوب کاٹنے سے اور اگر وہ خطرہ
کسی گناہ کے بعد ہو تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے
ہے مثلاً اُسکی توہین اور اُسکی سزا یابی اُس
گناہ کی شامت سے اور اگر وہ خطرہ
پہلے پہل ہو تو شیطان کی طرف سے ہے
اکثر تو یوں ہی ہوتا ہے اور اگر تم اُسکو پاؤ
کہ وہ خطرہ ذکر الٰہی سے ضعیف نہیں ہوتا تو وہ
خواہش نفس سے ہے اور اگر ضعیف ہوتا ہے
تو وہ شیطان سے ہے اور تیسری صورت
یہ ہے کہ تم دیکھو پس اگر وہ پختہ ہے تو
وہ خدا تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اگر
اُس میں تردد ہے تو وہ فرشتہ کی جانب
سے ہے اور اگر وہ خطرہ اُسکی
طاعت کے بعد آیا ہے تو وہ خدا تعالیٰ
کی جانب سے ہے۔

مبتدیا فهو من الملك فی الاغلب فی
ان کان فی الاصول والاعمال
الباطنة فهو من الله تعالیٰ والا فهو
من الملك فی الاکثر قال شیخنا رحمه
الله تعالیٰ انظر ان وجدت نفسك
فی الخاطر مع نشاط لا مع خشیة و
مع عجلة لا مع تأنی امن لا مع خوف
ومع عمی العاقبة لا مع بصیرة فهو من
الشیطان وان وجدتها علی ضد ذلك
فهو من الله تعالیٰ او من الملك هذا بیان
الوساوس علی ما فی الکتاب و استیفاء البیان
فی غیر هذا و اما الحبل فسبعة ان
نقضت حبلة یأتی بالاخری ینهی
عن الطاعة فان رددته یأمرك
بالتسویف ثم بالعجلة ثم بالریاء
ثم یفضحك بالعجب ثم یقول اجتهد
فی الستر فان الله تعالیٰ سیظهره
ثم یقول اجتهد فی الستر ان
خلقت سعیدا لم یضرك ترك
العمل والا ینفعك فاستعن بالله
واستعذ به وجاهد فمنه
التوفیق ولا حول ولا قوة الا
بالله و اما النفس فدفعها
اصعب وصدق من قال توق
نفسك لا تأمن غوائلها فان النفس

اور اگر وہ پہلے پہل آیا ہے تو وہ اکثر فرشتہ کی
طرف سے ہوتا ہے اور اگر وہ خطرہ اصول اور باطنی
اعمال کے اندر ہے تو وہ خدا تعالیٰ کیجانب سے ہے ورنہ
اکثر فرشتے کیطرف سے ہوتا ہے ہمارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ غور کرو اگر تم اپنا نفس۔ اس خطرہ میں خوش پاؤ
ڈر کیسا تھ نہیں جلدی کیسا تھ نہ تاخیر کیسا تھ اور بیخوفی
کیسا تھ نہ خوف کیسا تھ اور انجام سے اندھے ہو نہ کیسا تھ
نہ بینائی کیسا تھ تو وہ شیطان کیطرف سے ہے اور
اگر تم اسکو اسکے برخلاف پاؤ تو وہ خدا تعالیٰ کی
جانب سے ہے اور فرشتے کی یہاں تک تو وساوس کا
بیان ہے جیسا کہ کتاب میں مذکور ہے اور اسکا پورا
بیان اسکے سوا اور کتابوں میں ہے اور رہی دوسری
قسم مکر کی حبل (رسی) سو وہ سات ہیں اگر تم ایک کو
توڑو گے تو دوسری لا دھریگا منع کریگا طاعت سے
پس اگر تم اسکے اندر تردد کرو گے تو تمکو تاخیر کا حکم
دیگا پھر جلدی کا پھر دکھاویکا پھر تمکو خود پسندی
میں ڈالدیگا پھر کہیگا کہ کوشش کر چھپنے میں
بیشک خدا تعالیٰ عنقریب اسکو ظاہر کرے گا
پھر کہیگا کہ کوشش کر چھپنے میں اگر تو سعید پیدا
کیا گیا ہے تو تجھے عمل کا ترک کرنا کچھ ضرر نہ دیگا
ورنہ اگر تو سعید نہیں پیدا کیا گیا تو عمل کرنا کچھ فائدہ
نہ دیگا پس خدا تعالیٰ کیسا تھ مدد مانگو اور اسکے ساتھ
پناہ چاہو اور عمل کئے جاؤ کیونکہ اسی سے توفیق ہے
اور نہیں ہے بازگشت اور قوت مگر خدا تعالیٰ
کیسا تھ اور رہا عائق نفس سو اسکو دور کرنا
بہت دشوار ہے اور سچا ہے وہ جس نے کہا ہے کہ

اخبث من سبعين شيطانا لانه عدو
محبوب والانسان عمى من عيوب
محبوبه والحيلة فى نحو هذا التقوى
تامل فى القران كم علق بها من خير
والحيلة فى ان تتقى والتقوى ثلثة
اشياء الاول الاستعانة بالله
والتضرع اليه سبحانه والثانى منع
الشهوات والاجتناب عنها والثالث
حمل ثقل العبادات عليها والتقوى
اجتناب ما تخاف ضرا فى دينك
وهو اما ان الحرام والمعصية و
التقوى منه فرض وفضول الحلال
لان الاشتغال به والانهماك فيه
قد يجر صاحبه الى الحرام والمعصية
والتقوى منه ادب فان اردت
التقوى فراع الاعضاء الخمسة
الاصول وهى العين والاذن و
اللسان والقلب والبطن فاذا صنت
هذه الاعضاء فرجوا من الله تعالى
ان يكفيك سائر الاركان
فصل العين عليك بحفظ العين
لانك ان تنظر الى ما لا يعنيك
فان وقع عينك على حرام عمدا فذنب
كبيرة وربما تعمى قلبك به فالهلاك
ان لم يرحم الله تعالى والا فربما

ہو کیونکہ نفس زیادہ خبیث ہے ستر شیطانوں سے کیونکہ وہ
محبوب اور دشمن ہے اور آدمی اپنے محبوب کے عیبوں سے اندھا
ہوتا ہے اور اسکو دور کرنیکی ترکیب ہے کہ تقوی حاصل کرو
غور کرو قرآن کریم کی اندر کہ کسقدر بہتریاں تقوی پر
موقوف کی گئی ہیں اور اسکی ترکیب کہ نفس تقوی
کیواسطے تابعدار ہو جاے تین چیزیں ہیں اول خدا تعالے
کی مدد طلب کرنا اور اسکی جانب متوجہ ہونا اور
دوسری چیز خواہشوں کو اس سے دور رکھنا اور تیسری
چیز عبادتوں کا بوجھ اسپر لادھنا اور تقوی ے
ان چیزوں سے بچنا ہے جن سے تم ڈرتے ہو کہ وہ تمہارے
دین میں ضرر پہونچاینگی اور وہ کل دو چیزیں
ہیں ایک حرام اور معصیت اور اس سے بچنا
فرض ہے دوسری چیز حلال جو حاجت سے زیادہ ہے
کیونکہ انکے ساتھ مشغول ہونا آدمی کو حرام اور گناہ
کی طرف لیجاتا ہے اور اس سے بچنا مستحب ہے پس اگر تم
تقوی کا ارادہ کرو تو پانچ اعضا کو نگاہ رکھو جو اصول
ہیں اور وہ یہ ہیں نمبر۱ آنکھ نمبر۲ کان نمبر۳ زبان نمبر۴
دل نمبر۵ پیٹ پس جب تم ان اعضا کو بچا رکھوگے تو
امید کیجاتی ہے خدا تعالی سے کہ وہ تم کو تمام ارکان اندر
کفایت کریگا آنکھ کا بیان نمبر۱ آنکھ کی حفاظت لازم
ہے کیونکہ اگر تم ان چیزوں کو دیکھوگے جو بے فائدہ ہیں تو
اگر تمہاری آنکھ ان چیزوں میں سے حرام پر پڑیگی
تو گناہ کبیرہ ہوگیا اور بسا وقعہ تمہارے دل کو اس سے
اندھا کر دیگی تو بس ہلاکت ہے اگر خدا تعالے
نے رحم نہ فرمایا ورنہ بہت دفعہ

يشتغل قلبك به ابدا فيجيء ك
الوسواس والخواطر بسببه ولعلك
لا تصل اليه فتبقى مشغول
القلب منقطعا عن الخير وان
في حفظ العين لذة العبادة و
حلاوة القلب فصل الاذن عليك
بحفظ السمع الاذن عن الحياء
والفضول لما روى ان المستمع
شريك المتكلم ولان ذلك
يهيج الخواطر والوساس في القلب
فصل اللسان ثم عليك بحفظ
اللسان بالجد والاجتهاد فانه
اشد الاعضاء طغيانا واكثر
فسادا وعدوانا فلذلك اكثروا
فيه القول واطنبوا اعلم ان
النطق يوثر في الاعضاء بالتوفيق
والخذلان روى عن مالك بن
دينار انه قال اذا رايت قساوة
في قلبك ووهنا في بدنك وحرمانا
في رزقك فاعلم انك تكلم
مما لا يعنيك وان اكثر
ما يتكلم به الانسان لغو فيه
تضييع الاوقات وان من لم يصن
لسانه لا محالة يقع في غيبة وهي
المضاعة المهلك للطاعات وايضا

تمہارا دل اُسمیں ہمیشہ مشغول رہیگا پھر تمہارے پاس
وسواس اور خواطر آوینگے اُسی کے باعث
اور شاید تم اُس تک نہ پہنچ سکو اور تمہارا دل مشغول
رہے اور تم خیر سے الگ رہجاؤ اور یقیناً
آنکھ کی حفاظت میں عبادت کی لذت اور
دل کی مشغولی ہے کان کا بیان تمپر لازم ہو کہ کان کی
حفاظت کرو شرم کی باتیں اور فضول کلام سننے
سے کیونکہ روایت کیا گیا ہو کہ کان لگانیوالا کلام
کرنیوالیکا شریک ہو اور اسوجہ سے کہ یہ خطروں
اور وسوں کو دل کے اندر جوش زن کرتا ہو زبان کا
بیان پھر تم پر لازم ہو زبان کی حفاظت کرنا
کام کی باتوں کیساتھ کیونکہ زبان تمام اعضا میں
زیادہ سرکش اور زیادہ مفسد اور حد سے بڑھنے والی
ہو پس اسی وجہ سے لوگوں نے اسکے بارہ میں بہت گفتگو کی
ہے اور حد سے زیادہ کی ہو جاننا چاہیے کہ گویائی تمام
اعضا کے اندر اثر کرتی ہو توفیق اور رسوائی کا
امام مالکؒ سے مروی ہے۔ کہ اُنہوں نے کہا کہ
جب تم اپنے دل میں سختی اور اپنے بدن میں
سستی اور اپنی روزی میں حرام کو دیکھو تو جانو
کہ تم بے فائدہ کلام کرتے ہو اور اکثر باتیں جو آدمی
کرتا ہو بیکار ہوتی ہیں کہ اُن کے اندر اوقات کا
ضائع کرنا ہے اور یقیناً جس نے اپنی زبان
کی حفاظت نہ کی وہ ضرور غیبت میں پڑیگا
اور غیبت تمام طاعتوں کو ہلاک
کرنے والی ہے۔ اور نیز

لم يسلم من آفات الدنيا وان
ما يتكلم به إما ان يكون حراما
ففيه عذاب الله تعالى الذي
لا طاقة لك به او يكون مباحا
ففيه شغل المدكين بما لا فائدة
فيه فليستحي فيهما وفيه ارسال كتاب
الى الله سبحانه مملو من اللغو والهذيان
وفيه قرائته بين يدي الملك الجبار
يوم القيامة وهو عطشان جوعان
عريان محبوس عن الجنة و
فيه اللوم والتحسر وانقطاع
الحجة والحياء من رب العزة

فصل في القلب ثم عليك بحفظ
القلب ببذل المجهود فيه فانه
رئيس وخزانة معرفة الله تعالى
والبصائر التي بها الوجاهة
عند الله تعالى والهيبة الخالصة
وانواع الحكم والخصال الحميدة
وان العدو قاصد اليه ملازم
له وان الشغل له كثير
وان الخواطر لاتزال تقع فيه
كالمطر وانت لا تقدر على منعهما
وليس مثل الاعضاء الاخر منك
فانه غائب عنك
فلا تدركه وتشعر حتى

وسلامت نہ رہیگا دنیا کی آفتوں سے اور یقیناً جو کچھ
آدمی کلام کرتا ہے یا وہ حرام ہوتا ہے تب تو اُسکے
اندر خدا تعالیٰ کا عذاب ہے ایسا کہ اُسکے بالمقابل
تمکو کچھ طاقت نہیں یا مباح ہے تو اُسکے اندر مشغول
ہونا فرشتوں کا ہے اُن امور کے ساتھ جن میں کوئی
فائدہ نہیں اس لیے اُن سے حیا کرنی چاہیئے اور
اُس کے اندر خدا تعالیٰ کو ایسی کتاب بھیجنا ہے
جو پُر ہے لغو اور بیکار سے اور اُسکے اندر اُسکا
پڑھنا ہے سامنے بادشاہ جبار کے قیامت کے روز
اور وہ پیاسا ہوگا برہنہ جنت سے روکا گیا ہوگا
اور اُسکے اندر پشیمانی اور افسوس کرنا اور
حجت بند ہونا اور رب العزت سے شرمانا ہے

دل کے بیان میں پھر تم پر لازم ہے دل کی حفاظت کرنا
اور پوری کوشش خرچ کرنا کیونکہ دل سردار ہے
اور معرفت اخدر کا خزانہ اور اُن بصیرتوں کا
خزانہ جنکے ذریعہ وجاہت (عزت) ہوگی
خدا تعالیٰ کی نزدیک اور خالص ہیبت کا خزانہ اور طرح طرح
کی حکمتوں اور اچھی خصلتوں کا خزانہ اور یقیناً دشمن دل کی
طرف قصد کرنیوالا اُس کے ساتھ لگا ہوا ہے اور قطعاً
اُس کے مشاغل بہت ہیں اور خطرات ہمیشہ اُس کے
اندر لگاتار بارش کی طرح واقع ہوتے ہیں
اور تم اُن کے روکنے پر قادر نہیں اور
دل تمہارے دوسرے اعضا کی طرح
نہیں ہے اس لئے کہ تمام اعضا تم سے غائب
ہیں کہ اُنکو کوئی شعور حاصل نہیں تاکہ -

تذهب فيها آفة فتحتاج
ان تبحث عنه اتم البحث
بطول الحمد ودقيق النظر
وكثرة الرياضة قال ابو يزيد
رحمه الله عالجت قلبي عشرا
سنين ونفسي عشرا ولساني
عشرا فكان القلب اصعب
الثلاثة وانه اسرع الى الانقلاب
ولهذا اخافت عباد الله الخواص
على قلوبهم وصرفوا عنايتهم
اليها ثم اعلم ان تفصيل
الآفات التي تفسدها والمعاني
التي تصلحه طويل لا يحتمله
هذا الكتاب فنظرنا في
الاصول التي لا غنية عنها
في شان العباد فوجدنا الآفات
اربعة طول الامل والحسد
والاستعجال والكبر والمعاني
المصلحة التي في مقابلتها
ايضا اربعة قصر الامل
والنصيحة للخلق والتأني
الامور والتواضع اما طول
الامل فانه العائق عن كل
خير والجالب لكل شر لانه اذا طال
الامل هاج منه اربعة اشياء

اُن کے اندر کوئی آفت آجاوے اور تم اُسکو پوری کوشش
سے نکالو اس طرح کہ حمد الٰہی طویل کرو اور نظر دقیق
اور ریاضت (عبادت) بہت کرو ابو یزید رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمایا کہ میں نے دس برس اپنے دل کا علاج کیا اور
دس برس اپنے نفس کا اور دس برس اپنی زبان کا تو
علاج دل تینوں میں زیادہ دشوار تھا
اور دل بہت جلد پلٹ جاتا ہے اور اسی وجہ سے
ڈرتے رہے خدا تعالیٰ کے خاص بندے اپنے دلوں کی
حالت سے اور رکھی اُنھوں نے اپنی پوری توجہ اُن ہی
کی طرف پھر جاننا چاہیئے کہ اُن آفتوں کی تفصیل
جو دل کو فاسد کر دیتی ہیں اور اُن معانی کی کہ جو
اُسکو سنوارتے ہیں دراز ہے کہ یہ کتاب اُس کو
برداشت نہیں کر سکتی اس لیے ہم نے غور کیا
اُن اُصول میں کہ اُنسے بے نیازی نہیں ہے معاملہ
عبادت میں تو ہم نے چار آفتیں پائیں نمبر ۱ درازی
امید نمبر ۲ حسد نمبر ۳ جلد بازی نمبر ۴ تکبر اور وہ
معانی جو دل کو سنوارنے والے ہیں آفتوں کے
مقابلہ میں بھی چار ہی ہیں نمبر ۱ کوتاہی اُمید نمبر ۲
مخلوق کی خیر خواہی نمبر ۳ کاموں میں سوچنا
دیر لگانا نمبر ۴ تواضع رہی درازی امید سو وہ روکنے
والی ہے ہر بہتری سے اور حاصل کرانے
والی ہے ہر شر کو اس لیے کہ
جب امید دراز ہوتی ہے تو
اس سے چار چیزیں پیدا ہوتی
ہیں۔

احدها ترك الطاعة والكسل فيها
تقول سوف افعل والايام بين
يديك ولا تفعل ذلك وصدق
داؤد طاى رحمه الله حيث قال
من اخاف الوعيد قرب عليه البعيد
ومن طال امله قل عمله والثانى
ترك التوبة وتسويفها تقول
سوف اتوب وفى الايام وسع
قليل فربما تغتال والحمام
على اصرك والثالث الحرص
على الجمع والاشتغال بالدنيا
تقول لابد لى من شئ فاضل
أذخره لمرض او هرم او فقر
روى عن ابى ذر رضى الله عنه
انه قال فقتلنى هم يوم لم ادركه
قيل كيف ذلك يا اباذر قال
ان لى جاوز اجلى والرابع القوة
فى القلب والنسيان من الاخرة
روى عن على ابن ابى طالب رضى
الله تعالى عنه انه قال الاوان
طول الامل ينسى الاخرة واما ان
قصرت املك وتذكرت هلاكك
اقرانك الذى جاءتهم الموت فى
وقت لم يحتسبوه فتبادر
الى الطاعات وتعجل

ایک ترک عبادت اور اُسمیں سُستی تم کہتے ہو کہ فلاں عبادت
اب کرونگا حالانکہ ایام کا گذرنا تمہارے سامنے ہے اور تم وہ
عبادت نہیں کرتے اور سچ فرمایا حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ
علیہ نے جہاں فرمایا کہ جو شخص ڈرا وعید سے نزدیک ہوا اُسپر دور
اور جس شخص کو دراز ہوئی اُس کی اُسکی امید قلیل ہوا اُس کا
اور دوسری چیز ترک توبہ ہے اور اُس میں تاخیر کرنا تم کہتے ہو
کہ اب توبہ کرونگا حالانکہ ایام میں تھوڑی ہی گنجایش
ہے پس ہو سکتا ہے کہ تم اچانک مرجاؤ اور موت تمہارے
پیچھے لگی ہوئی ہے اور تیسری چیز حرص ہے مال جمع کرنے
اور دنیا کیساتھ مشغول ہونے پر تم کہتے ہو کہ میرے واسطے
کچھ حاجت سے زیادہ چاہیئے تاکہ میں اسکو اکٹھا کروں
بیماری کو یا بڑھاپے کے یے یا محتاجی کیوقت کے
لئے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں
نے فرمایا مجھکو اُس دن کے غم نے مار ڈالا جسکو میں نے
ابھی نہیں پایا عرض کیا گیا یہ کیونکر اے ابوذر فرمایا
اسوجہ سے کہ میری اُمید میری موت سے بھی متجاوز
ہوگئی اور چوتھی چیز دل کو مضبوط کرلینا اور
آخرت کے غم کو بھول جانا حضرت علی سے
منقول ہے کہ اُنہوں نے فرمایا آگاہ
ہو جاؤ کہ درازی امید آخرت کو بھولجاتا
ہے اور یاد رکھو اگر تم نے اپنی امید کوتاہ
کی اور اپنے ہمراہیوں کی ہلاکت کو یاد کیا
کہ جنکو ایسے وقت موت آگئی کہ اسوقت
موت آنے کا گمان نہ تھا تب تم
طاعتوں کی طرف -

التوبة وتزهد في الدنيا و
تزول عنك القسوة وتبدو لك
الرقة والصفوة وتستشعر
عند ذلك الخوف من الله تعالى
فيستقيم لك امر عبادتك
قال ذو النون البصري رضي الله
تعالى عنه انما وقع الفساد على
الناس لستة اشياء اولها ضعف
النية بعمل الآخرة والثاني
ان صارت ابدانهم رهينة
بشهواتهم والثالث ان غلبهم
طول الامل مع قرب الاجل
الرابع ايثار رضاء المخلوق
رضاء الخالق والخامس
ان اتبعوا اهوائهم ونبذوا
سنة نبيهم صلى الله عليه
وآله وسلم وراء ظهورهم
والسادس جعل قليل زلات
السلف حجة عوض كثير
مناقبهم واما الحسد فانه
المفسد للطاعة المبتلى
به كثير من القراء والعلماء
فضلاء من العامة وينتج منه
خمسة اشياء احدها
فساد الطاعات

سبقت کروگے اور توبہ کی طرف جلدی چلوگے
اور دنیا کے اندر زہد اختیار کروگے اور تم سے
دلکی سختی دور ہوگی اور اسکی جگہ نرمی آجائیگی
اور خلوص پیدا ہوگا اور اُسی وقت تم خدانعم
سے خوف محسوس کروگے اور تمہاری
عبادت کا کام بھی ٹھیک ہوجائے گا۔
حضرت ذوالنون بصری رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ سوا اُس کے کہ نہیں کہ لوگوں میں فساد
چھ باتوں سے آیا اول آخرت کے عمل
کے ساتھ نیت کا کمزور ہونا دوم یہ کہ اُنکے
جسم اُنکی خواہشات کے بدلے رہن ہوگئے
اور سوم یہ کہ اُنکی امیدیں دراز ہیں باوجودیکہ
موت نزدیک ہے چہارم مخلوق کی رضامندی کو
خالق کی رضامندی پر مقدم رکھنا پنجم یہ کہ
اُنہوں نے اپنی خواہشوں کی پیروی کی
اور پھینکدی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنت اپنی پیٹھوں کے پیچھے اور ششم
سلف کی تھوڑی سی لغزشوں کو حجت قرار
دینا بمقابلہ اُنکی بہت سی خوبیوں کے اور رہا
حسد سو وہ یقیناً طاعت کو فاسد کرنیوالی ہے
اس کے اندر مبتلا ہونے والے بہت
سے قراء اور علماء اور فضلاء ہیں
اور عوام کم اور حسد سے پیدا
ہوتی ہیں پانچ چیزیں ایک طاعتوں کا
فاسد ہونا۔

والثانی فعل المعاصی
الله تعالی للحاسد ثلثة
علامات یتملق اذا شهد و
یغتاب اذا غاب و یشمت
بالمصیبة قلت وحسبك ان
الله تعالی امر بالاستعاذة
من شر الحاسد اذا حسد
کما امر بالاستعاذة من
شر الشیطان والساحر
والثالث التعب والغم
من غیر فائدة بل مع وزر
الرابع عمی القلب لا یکاد یفهم
حکما من احکام الله تعالی
الخامس الحرمان والخذ
لان فلا یکاد یظفر بمراده
ینصر علی عدوه واما الاستعجال
فیه وامنه آفات اربعة
احدها ان العابد قد
یقصد منزلة فیستعجل فی
نیلها ولم یجیء وقته فاما
ان یفر اساس فحرم تلك
المنزلة واما ان یغلو فی التعب
لنفس فهو من افراط و تقصیر
والثانیة ان یکون
للعابد حاجة

دوم گناہوں کا کرنا حضرت وہب سے مروی ہے
کہ حسد کرنے والے کی تین علامتیں ہیں۔
نمبرا چاپلوسی کرتا ہے جب سامنے ہوتا ہے
اور غیبت کرتا ہے جب غائب ہوتا ہے
اور خوش ہوتا ہے مصیبت پر میں کہتا ہوں
تمہارے واسطے یہ کافی ہے کہ خدا تعالی
نے حکم دیا پناہ مانگنے کا حاسد کی شر سے
فرمایا اور کہد یجئے کہ پناہ مانگتا ہوں حاسد
کی شر سے جبکہ وہ حسد کرے جس طرح
حکم فرمایا پناہ مانگنے کا شیطان کی
شر سے اور جادوگروں کی شر سے اور تیسری
چیز مشقت اور غم کھانا ہے بے فائدہ بلکہ
ساتھ گناہگار بننے کے چوتھی چیز دل کا
اندھا ہو جاتا ہے کہ نہیں سمجھ سکتا ایک حکم بھی
خدا تعالی کے احکام میں سے پانچویں چیز
محرومی اور رسوائی ہے کہ نہیں کامیاب
ہو سکتا کسی مقصد میں اور نہیں مدد پا سکتا
کسی دشمن پر اور رہا جلد بازی کرنا تو پیدا
ہوتی ہیں اس سے چار آفتیں ایک یہ کہ
عبادت گذار کبھی کسی رتبہ کا قصد کرتا ہے
پس اسکے پانے میں جلدی کرتا ہے حالانکہ ابھی اس کا
وقت نہیں آیا ہوتا تو یا تو اس رتبہ سے محروم
ہو جاتا ہے اور یا نفس کو تکلیف دینے میں حد سے بڑھ جاتا ہے
پس یہ ہی افراط (حد سے بڑھنا) اور تفریط (کمی کرنا)
ہے اور دوسری آفت یہ ہے کہ عابد کیواسطے دنیوی حاجت

فيكثر الدعاء بما يستعجل
الاجابة قبل وقتها فهو كالاول
والثالثه ان يظلمه انسان
فيعجل بالدعاء فيهلك مسلم
بسببه وربما يتجاوز الحد
فيقع في المعصيه والرابع
ان اصل العبادة الورع وهو
النظر البالغ في كل شئ
من اكل وشرب ولبس وكلام
وفعل فاذا استعجل ترك
الورع ويقع في الزلل واي خير
في عبادة بلا ورع واما الكبر
فانه الخصلة المهلكه راسا
واذا غلب لا اهتداء لك
والعياذ بالله ويتولد منه
آفات اربعة احدها
حرمان الحق والعمى عن
معرفة ايات الله والثانية
المقت من الله والثالثة الخزي
والنكال في الدنيا والرابعة
النار والعذاب في العقبى هذا
بعض ما حضرنا في الخصال الاربعة
من الآفات وحسب للعاقل واحد
منها اذا اهمه امر دينه ثم
اعلم ان الاصل ارادة

ہو اس لیے وہ بہ کثرت ان الفاظ کے ساتھ
دعا کرے کہ جن سے بہت جلد قبولیت کی
امید کرتا ہو اور ابھی تک قبولیت کا وقت
نہ آیا ہو تو بھی اول آفت کی مانند ہے اور تیسری
آفت یہ ہے کہ اسپر کوئی انسان ظلم کرے پس
وہ جلدی ہی بددعا کرے جسکے سبب ایک مسلمان
ہلاک ہو جاوے اور بہت دفعہ ایسا شخص حد سے
بڑھ جاتا ہے تو گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور چوتھی آفت
یہ ہے کہ اصل عبادت ورع ہے اور ورع ہر چیز کے
اندر انتہائی غور کو کہتے ہیں کھانے اور پینے
اور پہننے اور بولنے اور کوئی کام کرنے سے
پس جب جلد بازی کرتا ہے تو ورع کو ترک کرتا ہے
اور لغزشوں میں گرتا ہے اور کونسی بھلائی ہے عبادت
میں بغیر ورع کے اور رہا کبر سو وہ خصلت ہے بالکل
ہلاک کرنیوالی اور جب کبر غالب آجائے تو تمہاری
ہدایت پانے کی کوئی صورت نہیں خدا تعالی پناہ دے
اور کبر سے چار آفتیں پیدا ہوتی ہیں ایک حق سے
محرومی اور خدا تعالی کی آیتوں کی معرفت سے اندھا
ہونا اور دوسری آفت ناراضی خدا تعالی کی جانب سے
اور تیسری آفت رسوائی اور عذاب دنیا میں اور چوتھی
آفت آگ اور عذاب آخرت میں یہ کچھ حصہ اس مضمون کا
ہے جو ہم نے سوچا اور سمجھا چاروں خصلتوں میں
آفات سے اور کافی ہے عقلمند کیواسطے ایک بھی
ان میں سے جب اسکو دین کی ہمت ہو پھر
جاننا چاہیئے کہ امید

الحیوة فی الوقت المتراخی والاعتماد
علیها وقصر الامل تقیید الارادة
بشرط الصلاح وترک الاعتماد
بعید الاستثناء فاذا لیس
للعبد اذا ابتداء فی الصلوة
او صوم او نحوه ان یحکم علیها
بانه یتم اذ هو غیب ولا ان
یقصده قطعا فربما لا یکون
له فیه صلاح بل یقید
بالاستثناء وبشرط الصلاح
قال العلماء صل العمل
بالنیة المحمودة وهو
علی النیاء وهی ارادة اخذ
العمل مبتداء بها صل
الاعمال بالحکم وهو ارادة
اتمامه بالتفویض والاستثناء
والذی یبعثک علی قصر
الامل ذکر الموت والباعث
القوی ذکر فجاءة وانت فی
غرور وفتور واما الحسد فهو
ارادة زوال نعمة الله عن اخیک المسلم
مما له فیه صلاح وان لم ترد زوالها
لکن ترید مثلها لنفسک فهی غبطة
وان لم یکن فیه صلاح فارد زوالها
فذلک غیرة والمعتبر فی الصلاح

زندگی کا ارادہ ہو زمانہ دراز تک اور بھروسہ کرنا اس
زندگی پر اور کوتاہی امید مقید کرنا ارادہ کا ہے
صلاح کی شرط کیساتھ اور چھوڑنا اعتماد کا
استثنار (انشاء اللہ) کی قید کیساتھ پس اسوقت
بندہ کیواسطے جائز نہیں کہ جب وہ نماز یا روزہ
یا اسکی مانند کسی اور عبادت میں شروع ہو تو اسپر
یہ حکم لگادے کہ ضرور اسکو پورا کرلونگا کیونکہ یہ
غیب کی بات ہے اور نہ یہ جائز ہے کہ اس کا قطعی
ارادہ کرے اس لئے کہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے
کہ اسکے اندر صلاح (خوبی) نہیں ہوتی بلکہ استثنار
کرنے اور صلاح کی شرط لگانے سے مفید ہو جاتا ہے
علما نے فرمایا کہ عمل کو نیت محمودہ کیساتھ ملاؤ اور
وہ شروع کرنا عمل کا ہے نیت سے ابتدا کرکے اور ملاؤ
اعمال کو حکم سے اور وہ اسکے پورا کرنیکا ارادہ ہے
مع سپرد کرنے اور استثنار کرنیکے اور وہ چیز جو تمکو
آمادہ کرے کوتاہی امید پر موت یاد کرنا ہے اور قوی
شئے اسپر آمادہ کرنے والی اچانک موت آجانے کو
یاد کرنا ہے حالانکہ تم غفلت اور دھوکہ میں ہو اور
رہا حسد سو وہ ارادہ کرنا ہے نعمت الٰہی کے زائل
ہو جانیکا اپنے بھائی مسلمان کے پاس سے ان نعمتوں میں سے
کہ جنکے اندر اسکی خوبی و درستی ہو اور اگر تم اسکے
پاس سے زائل ہو جانیکا ارادہ نہ کرو لیکن اسکی مانند اپنے
واسطے چاہو تو وہ غبطہ ہے اور اگر اس شئے کے
اندر کوئی درستی و خوبی نہ ہو اور تم چاہو اسکا زائل ہونا
تو یہ غیرت ہے اور معتبر درستی اور خوبی

وعدمه غلبة الظن وان اشتبه
عليك فقيد بالاستثناء وشرط
الصلاح والنصيحة ارادة بقاء
نعمة الله على المسلم مماله فيه
صلاح والذى يبعثك
على النصيحة ذكر ما وجب
لله تعالى من موالات المسلمين
والباعث القوى ذكر ما عظمه
الله من حق المؤمن وماله من
الكرامات عند الله تعالى
وما لك فى تعظيمه من
الفوائد فى الدنيا والاخرة
من التعاون فى الجماعات
والشفاعة التى ترجوها فى الاخرة
واما العجلة فالمعنى الراتب فى
القلب الباعث على الاقدام على
الامر باول خاطر دون التوالى
والاستعجال اتباعه والعمل
به وضدها الاناءة وهى المعنى
الراتب فى القلب الباعث على
الاحتياط فى الامور والتأنى
اتباعه والعمل به والتوقف
ضد التعسف وقال شيخنا رحمة
الله عليه الفرق
بين التأنى والتوقف

اور اُسکے عدم کے بارہ میں گمان غالب ہو اور اگر اُس کے
اندر صلاح ہونا نہ ہونا تمپر مشتبہ ہوجائے تو استثناء
اور شرط صلاح کے ساتھہ مقید کرو اور نصیحت
اللہ تعالیٰ کی نعمت مسلمان کے پاس باقی رہنے کا
ارادہ کرنا ہو اُن نعمتوں میں سے کہ اُس کے اندر خوبی
اور صلاح ہو اور وہ شے جو تمکو نصیحت پر آمادہ کرے
اُن باتوں کو یاد کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کے واسطے
واجب ہیں مثلاً مسلمانوں سے دوستی رکھنا اور
قوی شئ اُسپر آمادہ کرنے والی اُن باتوں کا یاد کرنا
ہے جنکو خدا تعالیٰ نے بڑا فرمایا ہے مثلاً مومن کا
حق اور وہ بزرگیاں جو اُسکے واسطے خدا کے
نزدیک ہیں اور اُنکی تعظیم کرنے میں جو کچھہ تمہارے
واسطے فائدے ہیں دنیا و آخرت کے اندر مثلاً
جماعتوں کے اندر ایک دوسری کی امداد اور شفاعت جسکی تم
آخرت میں امید رکھتے ہو اور رہی عجلہ سو وہ ایک وصف ہے
جو قایم رہنے والا ہے دل کے اندر ابھارنے والا ہے متوجہ
ہونے پر کسی امر کی طرف شروع خطرہ کے ساتھہ بغیر تامل
کیے اور استعجال اُس وصف کی پیروی کرنا اور اسپر عمل کرنا
ہو اور عجلت کی ضد اناءۃ اور اناءت ایک وصف ہے
قائم رہنے والا دل کے اندر آمادہ کرنیوالا
احتیاط کرنے پر کاموں میں اور تانی اُس وصف
کی پیروی اور اُس کے مطابق عمل کرنا ہے
اور توقف (تعسف) کی ضد ہے ہمارے
شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فرق
تانی اور توقف میں ۔

ان التوقف قبل الدخول فی
الامور حتی تستبین رشدها
والتانی بعد الدخول فیه ان
یودی لکل جزء منه حقه و
مقدمات الاناءة ذکر وجوه
الخطر فی الامور وذکرها فی
النظر والتثبت من السلامة
ومافی التعسب والاستعجال
من الندامة والملالة واما
الکبر فهو خاطر فی رفع النفس
واستعظامها والتکبر اتباعه
والوضع خاطر فی وضع النفس
واحتقارها والتواضع اتباعه
والتواضع قسمان عامی وهو
الاکتفاء بالدون من الملابس
والمسکن والمرکب ونحو و
خاصی وهو تمرین النفس علی
قبول الحق من کل وضیع
وشریف والباعث علی العامی
ان تذکر مبتدأك
ومنتهاك وما انت
علیه من ضروب الافات
والاقذار وعلی الخاصی
ذکر عقوبة العادل
عن الحق المتمادی فی الباطل

یہ ہے کہ توقف امور میں داخل ہونے سے پہلے
ہوتا ہو یہانتک کہ اُن کا بہتر ہونا ظاہر ہوجائے
اور تانی اون کے اندر داخل ہونیکے بعد ہوتا ہے
یہاں تک کہ اُن کے ہر جز کا حق ادا کر دیا جاتا
ہے اور اسباب حصول انارۃ کے یہ ہیں یاد کرنا
امور کی عظمت کا اور اُنکی عظمت کو نظر میں لانا
اور تاخیر کی منفعت یعنی سلامتی اور عجلت
کی مضرت یعنی ندامت اور تنگدلی پر غور کرنا اور
رہا کبر سو وہ ایک خطرہ ہے نفس کے بلند اور
اور اُس کے عظیم (بڑا) جاننے کا اور تکبر اس خطرہ
کی پیروی کرنا ہو اور وضع ایک خطرہ ہو نفس کے
پست اور حقیر سمجھنے کا اور تواضع اس خطرہ
کی پیروی کرنا ہے اور تواضع دو قسم پر ہے
نمبر۱ عامی اور وہ کمتر درجہ پر کفایت کرنا ہے
لباس اور گھر اور سواری وغیرہ سے نمبر۲ خاصی
اور وہ نفس کو حق کے قبول کرنے پر مشتاق
کرنا ہے ہر ذلیل اور شریف سے اور آمادہ
کرنے والا عامی تواضع پر یہ امر ہے کہ تم
اپنی ابتدا اور انتہا یاد کرو اور طرح
طرح کی وہ آفات و تکالیف
و نجاسات جن پر تم ہو اور تواضع
خاصی پر آمادہ کرنے والی شے یاد کرنا
عذاب کا ہے اس شخص کے
جو حق سے پھرنے والا باطل پر قائم
رہنے والا ہے

فصل البطن عليك بحفظ البطن
والجد فيه فانه اشق الاعضاء
اصلاحاً على المجتهد اعظمها
ضرراً واثر انه المنبع ومنه
تهيج الامور في الاعضاء من
قوة وضعف وعفة ونحوها
فعليك الصيانة عن الحرام
وبشبهة اولا ومن الفضول
الحلال ويلزمك التجنب
عن الحرام والشبهة
لثلاثة امور اولها الحذر
من نار جهنم والثاني ان
اكل الحرام والشبهة
مطرود ولا يوفق والثالث
انه ان اتفق له فعل
خير فهو مردود عليه
فاذن لا يكون له من
ذلك الا الشغل والوقت والعناء
واما فضول الحلال فاني
تاملته فوجدت فيه
عشر آفات من اصول
هذا الشان الاول قسوة
القلب وذهاب نوره
والثانية فتنة الاعضاء
وهيجها للفضول

فصل شکم تم پر پیٹ کی حفاظت لازم ہے
اور اس کے اندر کوشش کرنا کیونکہ اوسکی
درستی تمام اعضا میں مجتہد پر دشوار ہے
اور اُس کا ضرر اور اثر سب اعضا سے
بڑا ہے یقیناً شکم سرچشمہ ہے اور
اسی سے اعضا کے اندر یہ سب امور پیدا
ہوتے ہیں مثلاً قوت کمزوری اور پاکدامنی
وغیرہ پس تم پر لازم ہے بچنا حرام اور اُسکی
شبہ سے اور حاجت سے زیادہ حلال
سے اور لازم ہے تم کو بچنا حرام اور
شبہ سے تین باتوں کی وجہ سے اُنمیں
پہلی بات دوزخ کی آگ سے بچنا ہے اور
دوسری یہ کہ حرام اور شبہ کا کھانے والا
راندہ درگاہ ہے اور اُسکو توفیق نہیں دیجاتی
اور تیسری یہ کہ اگر اُس سے اتفاقیہ طور پر
کوئی فعل خیر صادر ہوگیا تو وہ اسی پر
لوٹا دیا جائے گا پس اس وقت اس سے
اُس کو کوئی فائدہ بجز شغل وقت
اور محنت ومشقت کے نہیں اور رہا حاجت سے
زیادہ حلال سو میں نے اُس کے اندر غور کیا
تو اس میں دس آفتیں پائیں اس فن کے
اصول سے پہلی آفت سختی دل ہے
اور اُس کی نورانیت کا دور ہو جانا اور
دوسری آفت اعضا کا فتنہ اور
اُن کا آمادہ ہونا ہے فضول -

والفساد والثالثة قلة الفهم وقلة
الفطنة والرابعة قلة العبادة
الخامسة فقد حلاوة العبادة
السادسة خطر الوقوع في
الحرام والشبهة لان الحلال
لا يأتيك الا قوتا السابعة
مشغل القلب والبدن
بتحصيله اولا وتهيأه ثانيا
وباكله ثالثا والفراغ رابعا
والسلامة خامسا الثامنة
شدة سكرات الموت
التاسعة نقصان الثواب
العاشرة الحبس والحساب
واللوم ذكر الحرام والشبهة
قال بعض العلماء ما يتيقن
كونه ملكا للغير منهيا عنه
في الشرع فهو حرام محض واما
اذا لم يكن لك يقين بذلك و
لكن في ظنك انه لك فهو شبهة
وقال الآخرون بل الحرام المحض
ما يكون به علم او غالب ظن
واذا تساوى الامارات فذلك
شبهة ثم الامتناع عن الحرام
المحض واجب وعن الشبهة
ورع وتقوى وهذا اولى القولين

اور فساد کے واسطے اور تیسری آفت کم فہم ہوجانا
اور کم سمجھی ہے چوتھی آفت عبادت کی کمی پانچوین
آفت عبادت کا مزا چلا جانا ہے چھٹی آفت حرام
وشبہ میں گرنے کا اندیشہ ہو اس لیے کہ حلال
تم کو حاصل ہوگا مگر بقدر قوت ساتویں آفت
شغل قلب وبدن ہے پہلے اس کی تحصیل کے
ساتھ دوسرے اسکی آمادگی کے ساتھ
اور تیسرے کھانے کے ساتھ چوتھے
فراغت کے ساتھ پانچویں سلامتی کے
ساتھ آٹھویں آفت سختی آثار موت ہے نوین
آفت ثواب کا کم ہونا ہے دسوین آفت جنت
سے روکا جانا اور حساب دینا اور جھڑکا جانا ہے

حرام اور مشتبہ کا بیان بعض عالموں نے
کہا وہ چیز کہ یقین کیا جائے اس غیر کی ملک ہونا
ممنوع شریعت میں تو وہ حرام خالص
ہے اور جب تم کو اس کا یقین نہ ہو لیکن
تمہارے گمان میں یہ ہے کہ وہ تمہارے
لیے جائز ہے تو وہ مشتبہ ہے اور دوسروں
نے کہا بلکہ حرام خالص وہ ہے کہ
حرام ہونے کا یقین یا گمان غالب
ہو اور جب دونوں علامتیں برابر ہوں
تو وہ مشتبہ ہے پھر باز رہنا حرام
خالص سے واجب ہے اور شبہ
سے ورع اور تقوی ہے اور یہ دونوں
قولوں میں بہتر ہے۔

عندنا فما اتاك فمن ظاهره صلاح
فحكم ظاهر الشرع ان تاخذه و
لا تسال عنه الا ما يتقن انه
غصب او حرام ولا تقول
فسد الزمان فان هذا
سوء ظن بذلك الرجل
المسلم وحسن الظن بالمسلمين
مامور به وحكم الورع
ان لا تاخذ شيئا من احد
حتى تبحث عنه غاية البحث
فتستيقن انه لا شبهة فيه
حلال والا فترده اعلم ان
طريق الورع شديد وان
قصده فشرطه ان يوطن نفسه
وقلبه على احتمال الشدة والاقلال
يتم له ذلك ولهذا اخرج كثير
من اهل الورع الى الصحاري و
والجبال واقتصروا على الكل
الحشيش والثمرات البرية
واما ان قام بين الناس
اكل مما في ايديهم فليكن
عنده بمنزلة الميتة فيكون
له عذر قال الحسن
البصري رحمه
الله اذا فسد السوق

ہمارے نزدیک ہیں جو چیز ایسی تمکو حاصل ہو کہ
اُس کا ظاہر جواز ہے تو حکم ظاہر شریعت یہ ہے
کہ اسکو تم لے لو اور اُس کے متعلق سوال نکرو
مگر وہ چیز کہ یقین کیا جاوے کہ وہ غضب کی
ہوئی یا حرام ہے اور تم نہ کہو کہ زمانہ خراب ہے
کیونکہ یہ بدگمانی ہے اس مرد مسلمان کیساتھ
اور نیک گمان رکھنا مسلمان کے ساتھ
واجب ہے اور حکم ورع یہ ہے کہ تم کوئی چیز کسی
سے قبول نکرو یہاں تک کہ اُس کے متعلق
خوب تحقیق کرلو اور تم یقین سمجھ لو کہ اس کے
اندر کسی صورت سے کوئی شبہ نہیں
ورنہ اُسکو واپس کردو جاننا چاہیے کہ
ورع کا طریق سخت ہے اور اگر کوئی ورع کا
قصد کرے تو اُسکی شرط یہ ہے کہ اپنے نفس
اور اپنے دل کو قائم کرے شدت (سختی)
برداشت کرنے پر ورنہ اس سے ورع پورا نہوگا
اسیوجہ سے بہت اہل تقوی نکل گئے جنگلوں اور
پہاڑوں کی طرف اور صبر کیا انہوں نے
گھانس اور جنگلی پھل کھانے پر اور اگر
لوگوں کے درمیان رہے اور کھاوے وہ
اشیا جو اُن کے ہاتھوں میں ہیں تو چاہیے
کہ وہ اُس کے نزدیک بمنزلہ مردار
کے ہوں تو اُس کے واسطے عذر
ہے حضرت حسن بصری رضؓ نے فرمایا
کہ جب بازار فاسد ہو جاوے

فعليكم بالقوت وهذان
الطريقان للطبقة العليا
من اهل الورع فيما نعلمه
واما ما دونهم فلهم احتياط
وبحث على مقدار دونهم
ايضاً نصيب من اهل الورع
ذكر فضول الحلال
اخذ المباح على ثلثة
اقسام احدها ان اخذه
مفاخرة التكاثر ومرائيا
فظاهره يستوجب الحساب
والسر وباطنه عذاب
النار والثاني ان تاخذه
بشهوة النفس لا غير
فذلك يستوجب الحساب
والتعس والثالث ان تأخذ
منه في حال العذر قدرا
تستعين به على عبادة الله
تعالى وعلى نيتها فذلك
خير وحسنة واما ما
كان حال العذر بلا قصد
العبادة او قصد به العبادة
في غير حال العذر فلا يصير
ذالك من الخيرات
الا ستقامة على حفظ

تو تم پر مرجانا لازم ہے اور یہ دونوں
طریقے بلند طبقہ کے واسطے
ہیں اہل ورع سے جہاں تک ہمارا
علم ہے اور رہے وہ جو اُن سے
کم درجہ ہیں سو اُن کے واسطے ایک
حد تک احتیاط اور تحقیق سے کام
لینا ہے اور اُن کے لیے بھی ایک حصہ
ہے اہل ورع سے فصل حاجت
سے زائد حلال کا مباح شئی کو لینا
تین قسم پر ہے ایک یہ کہ لیا ہو اسکو
فخر کرنے کے لیے اس کی زیادتی پر
دکھاوے کے لیے تو اُس کا ظاہر
حساب کو واجب کرتا ہے اور اُس کا
سر (بھید) اور اُسکا باطن عذاب دوزخ کو
اور دوسری قسم یہ ہے کہ تم اُسکو محض
خواہش نفس کے ساتھ تو وہ مستحق ہے
حساب اور دشواری کا اور تیسری قسم
یہ ہے کہ تم اُس کو بحالت عذر لو (اگر
صرف) اس قدر کہ جس سے تم خدا تعالیٰ
کی عبادت پر مدد پاؤ اور اُس کی
نیت پر تو وہ بہتر اور مستحب ہے
اور رہا وہ کہ عذر کی حالت میں بلا قصد عبادت کے
پا لیا تو بقصد عبادت ہو مگر عذر کی حالت نہو تو
یہ بہتر نہیں ہو سکتا اور اس ادب کی حفاظت پر
مستقیم رہنا

هذا الادب يحتاج الى بصيرة تامة
اعلم ان سبب اللوم والطعن
فى اخذ المباح ان الله تعالى خلق
العبد للعبادة فحق عليه ان
يجعل افعاله كلها عبادة
فان اشتغل عن العبادة
واثر شهوة نفسه من غير
عذر استحق اللوم والطعن
على هذا ثم اعلم ان ههنا
نكتة نفيسة وهى ان العبادة
شطران شطر الاكتساب
وهو فعل الطاعات وشطر
الاجتناب وهو الامتناع
عن المعاصى والسيئات وهو
التقوى وهو افضل واسلم
ولذلك يشتغل المبتدئون
بشطر الاكتساب فكل
همتهم ان يصوموا نهارهم
ويقوموا ليلهم ونحو
ذلك ويشتغل المنتهون
السنتهم عن اللغو وبطونهم
عن الشبهة وقلوبهم
عن الميل الى غير الله
سبحانه ونحو ذلك
فان حصل لك الشطران

محتاج ہے کامل بصیرت کا جاننا چاہیئے کہ
ملامت اور اعتراض کا سبب مباح چیز لینے
میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندے کو عبادت
کے واسطے پیدا کیا پس اُس پر واجب ہے
کہ کرے اپنے افعال سب کی سب عبادت
پس اگر عبادت سے منہ پھیرے اور اختیار
کرے اپنے نفس کی خواہش بلا عذر تو وہ
سزاوار ہوگا ملامت اور طعن کا اسپر
پھر جاننا چاہیئے کہ اس جگہ ایک نفیس نکتہ ہے
اور وہ یہ کہ عبادت کے دو حصے ہیں ایک
حصہ اکتساب کا اور وہ بجالانا طاعتوں کا
ہے اور ایک حصہ اجتناب کا اور وہ
باز رہنا ہے گناہوں اور برائیوں سے
اور وہی تقوی ہے۔ اور یہ افضل اور
اسلم ہے اور اسی وجہ سے مشغول ہوتے
ہیں مبتدی لوگ حصہ اکتساب کے ساتھ
اور اُنکی پوری ہمت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے
دنوں میں روزے رکھتے ہیں اور اپنی رات
میں نفل پڑھتے ہیں وغیرہ اور مشغول
ہوتے ہیں منتہی لوگ اسمیں کہ اُنکی زبانیں لغو سے
دور رہتی ہیں اور اُن کے پیٹ شبہ سے
اور اُن کے دل غیر اللہ کیطرف مائل ہونے
سے سوا اور دوسرے اسی
قسم کے کام کرتے ہیں پس اگر تم کو
دونوں حصے حاصل۔

فقد استکمل امرك و
ان لم تبلغ الا الی احدهما
فليكن ذلك شطر الاجتناب
فتسلم وان لم تبلغهما
فخسرت شطریوم ما ینفعك
قیام لیلة و تعبه تحبطها
ارادة واحدة وما یغنیك
صوم نهار تفسده کلمة
واحدة هذا شرح العقبة الثالثة
فاذا فرغت منها فقم الی
قطع العقبة الرابع العوارض
وهی اربعة احدها مطالبة
النفس بالرزق تقول
لابد من الرزق وانت
تجردت عن الدنيا و
الخلق والثانی الخطر من
کل شئ لا تدری اصلاح
فی ذلك ام فساد فان العواقب
مبهمة والثالث ان انواع
القضا من الله تعالی سبحانه
من الحلو والمر والرابع
المصائب والشدائد اما
لمطالبة فكفايتها
بالتوكل ولابد
الامرين احدهما لتفرغ

ہو جائیں تو یقیناً تمہارا معاملہ پورا ہوا اور
اگر تم نہیں پہونچے مگر ان دونوں میں سے
ایک کی طرف تو چاہیئے کہ ہو وہ حصہ اجتناب
اور اگر تم دونوں میں سے کسی تک نہ پہونچو تو
تم دونوں حصوں سے محروم رہے اور
نہیں فائدہ دیگا تمکو ایک رات کا بھی جاگنا
اور اُسکی مشقت اُٹھانا میٹ دیگا اُس کو
ایک ارادہ اور نہیں نفع دیگا تم کو روزہ
ایک دن کا بھی فاسد کر دے گا اُسکو
صرف ایک کلمہ یہاں تک تیسری گھاٹی
کی تشریح ہے پھر جب تم اس سے فارغ
ہو جاؤ تو اب ارادہ کرو چوتھی گھاٹی
طے کرنے کا جو عوارض ہیں اور وہ
چار ہیں ایک نفس کا رزق طلب کرنا
وہ کہتا ہو کہ میرے واسطے رزق ضروری
ہے اور تم دنیا اور مخلوق سے الگ ہو چکے ہو
اور دوسرا ہر چیز سے خطرہ میں رہنا کہ
تم نہیں جانتے کہ خوبی ہے کہ اسمیں یا خرابی
اسلیئے کہ انجاموں کے اندر ابہام ہے اور تیسرا
یہ کہ ہر قسم کی قضا خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے
میٹھی اور کڑوی اور چوتھا مصیبتیں
اور سختیاں رہا رزق کا مطالبہ سو اُسکی
کفایت توکل سے ہے اور توکل تمہارے
واسطے دو وجہ سے لازم ہے ایک تو
اس سے فراغت۔

للطاعات قال الشیخ ابو محمد رحمة الله تعالى انما الامور تمشي في العالم للرجلين متوكل ومتهوم والثاني ان الله تعالى وعد بالرزق قال ان الله هو الرزاق ثم ضمن قال وما من دابة الا على الله رزقها ثم اقسم قال فو رب السماء والارض انه لحق مثل ما انكم تنطقون ثم امر بالتوكل وابلغ وانذر قال ان كنتم مؤمنين فمن لم يكتف بوعده وضمانه وقسمه ولم يبال بامره وانذاره فاذا يكون حاله والتوكل يطلق على ثلثة معان احدها الثقة بالله بانه لا يفوتك ما قسم لك والثاني الثقه بنصر الله اذا انت جاهدت والثالث الثقه بان الله تعالى يعطيك بما يقيم به بنيتك و

حاصل ہوتی ہے طاعتوں کے لیے شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اُس کے سوا نہیں کہ تمام کارخانے جاری ہیں عالم کے اندر دو شخصوں کے واسطے ایک توکل کرنے والا دوسرا حریص اور دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے رزق دینے کا فرمایا کہ یقیناً خدا تعالیٰ ہی رزق دینے والا ہے پھر وہ رزق کا ضامن ہوا فرمایا اور نہیں ہے کوئی چوپایہ مگر خدا تعالیٰ پر اس کا رزق ہے پھر قسم کھائی فرمایا پس قسم ہے پروردگار آسمان و زمین کی یقیناً یہ حق ہے مانند اُسکے کہ تم بولتے ہو پھر حکم دیا توکل کا اور انتہا کو پہونچایا اور ڈرایا فرمایا اگر ہو تم ایمان لانے والے پس وہ کہ نہ اکتفا کرے اُس کے وعدے اور اُسکے ضمان اور اُسکی قسم پر اور نہ پروا کرے اُسکے حکم اور اسکے ڈرانے پر تو کیا ہوگا اُس کا حال اور توکل بولا جاتا ہے تین معانی پر ایک خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اس طور پر کہ تم سے وہ چیز نہ رہے گی جو تمہارے واسطے قسمت کی گئی ہے اور دوسرے بھروسہ کرنا خدا تعالیٰ کی مدد پر جب تم اسکی مدد کرو یعنی جہاد کرو اور تیسرے اسپر بھروسہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ تمکو وہ چیز ضرور دے گا جس کے ذریعے وہ تمہاری بنا قائم رکھے گا۔

يمكن به من عبادة الله تعالى
من طعام وشراب وقوة من
عنده الثانية واجبة والرزق
اربعة اقسام مضمون هو ما به
قوام البنية والله تعالى
ضامن به ومقسوم له هو
ما قسم لك وكتبه في اللوح
المحفوظ ما تاكل وتشرب
وتلبس ومملوك هو ما تملك
من اموال الدنيا على ما قدر
الله تعالى وموعود هو ما وعد
سبحانه للمتقين من غير
كد قال الله تعالى ومن
يتق الله يجعل له مخرجا
ويرزقه من حيث لا يحتسب
ومن يتوكل على
الله فهو حسبه قال العبد
الضعيف قواه الله تعالى
بقوته ظني ان المراد
بالتوكل ههنا ما قاله
ابو تراب النخشبي رحمة
الله تعالى التوكل طرح
البدن في العبودية
وتعليق القلب بالربوبية و
الطمانية الى الكفاية

اور جسکے ذریعہ اپنی عبادت پر قادر کرے گا
کھانے سے اور پینے سے اور قوت سے
اس کے نزدیک توکل کی دوسری قسم واجب
ہے اور رزق چار قسم پر ہے ایک مضمون یہ وہ ہے
کہ جسکے ساتھ زندگی قائم ہے اور خدا تعالیٰ
اسکا ضامن ہے اور دوسری قسم مقسوم ہے
یہ وہ ہے کہ جسکو تمہارے واسطے مقسوم کر دیا اور
لوح محفوظ میں لکھدیا ہے جس قدر تم کھاؤ
اور پیوگے اور پہنوں گے تیسری قسم مملوک
ہے یہ وہ ہے کہ جس کے تم مالک بنو گے
دنیوی اموال جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مقدر
فرما دیا ہے چوتھی قسم موعود ہے یہ وہ
ہے کہ اس کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا
ہے پرہیزگاروں کے لیے بلا محنت کے
فرمایا خدا تعالیٰ نے وہ شخص کہ ڈرتا ہے
خدا تعالیٰ سے ٹھیراتا ہے اسکے لیے راہ بچاؤ
اور روزی دیتا ہے اسکو اس جگہ سے کہ گمان نہیں
کرتا اور جو توکل کرتا ہے خدا تعالیٰ پر تو وہ اسکے
واسطے کافی ہے کہا بندہ ضعیف نے خدا تعالیٰ
اسکو قوت بخشے اپنی قوت سے کہ میرا گمان یہ ہے
کہ مراد توکل سے اس جگہ وہ ہے جو ابو تراب
نخشبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ توکل بدن کو
بندگی میں ڈالنا اور دل کو متعلق کرنا ہے ربوبیت
اور اطمینان کے ساتھ کفایت
کی طرف۔

فان اعطی شکر وان منع صبر
والذی یبعثک علی التوکل ذکر
ضمان الله تعالی والباعث لقوی
ذکر جلاله وبزاهته عن الخلف
والسهو والعجز فان قلت هل
تدخل البادیة بلا زاد فاعلم
انه اذا کان لک قوة القلب
بالله والثقة البالغة بوعد
الله فادخل والا فکن کالعوام
لعلائقهم وسمعت الامام
ابو المعالی رحمة الله یقول
ان من جری مع الله یقول
علی عادة الناس جری
الله تعالی معه علی ما هو
عادة الناس فی کفایة
المؤنة وهذا کلام حسن
واما الخطرات فکفایتها
بتفویض الامور کلها
الی الله تعالی ولنملک لامرین
احدهما طمانیة القلب فی
الحال والثانی حصول الخیر
فی الاستقبال لان الله تعالی
لا یفعل بالتفویض الا فیه صلاحه
فیمن فوض الی الله
سبحانه اعلم ان

پس اگر دیا جاوے تو شکر کرے اور اگر منع کیا جاوے
تو صبر کرے اور وہ شے جو تم کو توکل پر آمادہ
کرے خدا تعالی کی ضمانت کو یاد کرنا ہے
اور قوی شی اسپر آمادہ کرنیوالی اسکی بڑائی کو
یاد کرنا ہو اور اس کے پاک ہونے کو خلاف
قول اور بھول اور عاجز ہونے سے ہیں
اگر تم کہو کہ کیا ہم جنگل میں بغیر توشہ کے
جا سکتے ہیں تو جانو کہ بات یہ ہے جب
تم کو دل کی قوت حاصل ہو اللہ تعالی
کے ساتھہ اور کامل بھروسہ خدا تعالی
کے وعدے کے ساتھہ تو جا سکتے ہو
ورنہ عوام کی مانند ہو جاؤ اُن کے تعلق
کے سبب اور میں نے امام ابو المعالی
رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے وہ
فرماتے تھے کہ وہ شخص جو چلے خدا تعالی
کے ساتھہ لوگوں کی عادت پر تو چلیگا خدا تعالی
اسکے ساتھہ لوگوں کی عادت کیموافق بوجھہ کے
واسطے کافی ہونے میں اور یہ خوب کلام ہے اور رہے
خطرے سو اُنکی کفایت تمام امور خدا تعالی کو سونپنے
کے ساتھہ ہو اور یہ سونپنا تمکو دو وجہ سے لازم ہے
ایک تو یہ کہ اسیدم مطمئن ہو جانا اور دوسرا آئندہ زمانہ
میں خیر کا حاصل ہونا اس لئے کہ خدا تعالی نہیں کرتا سونپنے
کے بعد مگر وہ کام جسکے اندر اسکے واسطے بہتری ہو
اُن کاموں میں سے جو خدا تعالی کیطرف سونپے
گئے ہیں جاننا چاہیئے کہ

المرادات ثلاثة مراد علم يقينا
انه شر كالعذاب والكفر و
البدعة والمعصية وهذا
ليس موضع التفويض بل يراد
عنها الاجتناب قطعا ومراد
علم يقينا انه خير كالجنة
والايمان والسنة ونحوها
فلك ارادتها بالحكم ولا موضع
للتفويض فيه ومراد لا تعلم
يقينا اصلاح لك فيه او فساد
كالنوافل والمناجات فهذا
موضع التفويض فليس
لك ان تريدها قطعا بل
ارادة ان يحفظ الله تعالى
عليك مصالحك فيما لا تامن
فيه الخطر والذى تبعثك
على التفويض ذكر خطر
الامور والباعث القوى
ذكر عجزك عن الامتناع
عن الوقوع فى الخطر والخطر
خطران خطر الشك فى
انه يكون اولا يكون
وهذا يحتاج الى الاستثناء
ويقع فى باب النية
والامل وخطر الفساد

کہ مقاصد تین ہیں ایک وہ کہ معلوم ہو یقیناً
یہ بات کہ وہ شر ہے جیسے عذاب اور کفر اور بدعت
اور معصیت اور یہ مقام سونپنے کا نہیں
ہے بلکہ ان باتوں سے یقیناً پرہیز
مقصود ہونا چاہیئے اور دوسرا
مقصد وہ ہے کہ یقیناً معلوم ہو کہ وہ
امر خیر ہے جیسے جنت اور ایمان اور
سنت اور ان کی مانند پس تمہارے
واسطے ان کا ارادہ جائز ہے بوجہ
حکم فرما دینے کے ان کے اندر بھی سونپنے
کی کوئی وجہ نہیں اور تیسرا مقصد وہ ہے
کہ تم یقینی طور پر اس کے اندر اپنی اصلاح
یا فساد نہ جانو جیسے نوافل اور مناجات تو یہ
مقام سپرد کرنیکا ہے لہذا تم کو یہ جائز نہیں
کہ تم اس کا قطعی طور پر قصد کرو بلکہ یہ ارادہ
کرنا چاہیئے کہ محفوظ رکھے خدا تعالی تم پر
تمہاری مصلحتیں پس وہ شی کہ تم اسکے اندر
بیخوف نہ ہو خطرہ ہے اور وہ چیز جو تمکو آمادہ
کرے سپرد کرنے پر امور کے بڑی ہونیکا یاد کرنا
ہے اور باعث قوی یہ یاد کرنا ہے کہ تم اس سے
عاجز ہو کہ خطرے میں واقع ہونیسے باز رہو
اور خطرے کی دو قسمیں ہیں ایک خطر شک اسمیں
کہ یہ ہو یا نہو اور یہ استثنا کا محتاج
ہے اور اس کا وقوع باب نیت
اور امید اور خطرہ فساد

بانك لا تستيقن فيه
الصلاح لنفسك وهو الذي
يحتاج الى التفويض وخطر
الفساد كون الفعل بحيث
يكون الاشتغال بغيره
اولى واما انواع القضاء
فكفايتها بالرضاء ولزمك
الامر بين احدهما التفريغ
للعبادة وصدق شقيق
رحمه الله تعالى حيث قال
ان الحسرة على الامور الماضية
وتدبير الامنية ذهبت
ببركة ساعتك والثاني
خطر ما في السخط من غضب
الله تعالى سبحانه والرضا
ترك السخط والسخط ذكر غير
ما قضى الله تعالى باذنه اولى و
اصلح له فيما لا تستيقن فساده
وصلاحه واعلم ان الاستدفاع
لا ينافي الرضا بل يدل عليه
واعلم ان المعتبر في هذا الباب
القلب لا اللسان ولا اعتبار
لترك العبادة مع ذكر القلب
واما المصائب فكفايتها
بالصبر ولزمك لامرين

اس طور پر ہے کہ تم یقین نہ کرتے ہو اس کے
اندر فائدہ کا اپنے واسطے اور یہی وہ خطرہ
ہے جو محتاج ہوتا ہے سپرد کرنے کا اور
خطر فساد ہونا فعل کا ہے اس طور پر کہ اس کے
غیر کے ساتھ مشغول ہونا بہتر ہو اور رہیں
اقسام قضا سو اُن کی کفایت رضا کے ساتھ
ہے اور رضا بالقضا تم کو دو باتوں کی وجہ
سے لازم ہے ایک تو عبادت کے واسطے
فارغ ہو جانا اور حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے
سچ فرمایا جہاں یہ فرمایا کہ افسوس کرنا گذشتہ
امور پر اور آرزو کی تدبیر کرنا جاتا رہا تمہاری
ساعت کی برکت سے دوسرا خطر اس کا جو
ناراضی میں ہے خدا تعالی کے غصے سے
اور رضا ترک ناراضی ہے اور ناراضی ان چیزوں
کے غیر کو یاد کرنا ہے جنکے متعلق خدا تعالی
نے مقرر فرمادیا کہ وہی اولی اور بہتر ہیں
اُس کے واسطے اُن امور میں کہ تم یقین
نہ کرتے ہو اُن کے فاسد یا درست ہونے کا
اور جانو کہ رو بلا کی درخواست کرنا رضا بہ قضا
کے منافی نہیں بلکہ رضا پر دلالت کرتا ہے اور
جانو کہ معتبر اس باب میں دل ہے نہ زبان اور
کوئی اعتبار نہیں ترک عبادت کا باوجود ذکر
قلب کے اور رہے مصائب سو اُن کی
کفایت صبر کے ساتھ ہے اور صبر تم کو
دو باتوں کی وجہ سے لازم ہے۔

احدهما الوصول للعبادة فان
من تجرد للعبادة استقبله
من مصائب من وجوه والثاني
ان فيه خير الدنيا والاخرة
من وجوه ان شئت فتامل كتاب
الله العزيز والصبر حبس
النفس عن الجزع والجزع
ذكر اضطرار في الشدة
والذي يبعثك على الصبر
ذكر ان الشدة لا تتاخر
لا يتقدم ولا تنقص بالجزع
بل فيه الضرر والباعث
القوي ذكر عوض الله العزيز
فاذا قطعت هذه العقبة
فعليك بقطع عقبة البواعث
وهي العقبة الخامسة لان
النفس صفي لا تنبعث على
الخير وميلها الى الشر فاحتجت
الى البواعث شرح العقبة
الخامسة البواعث مقدمات
الخوف والرجا فعليك بمقدمات
الخوف لتزجر عن المعاصي
ولئلا تقع في العجب وبمقدمات
الرجاء لتبعث على الطاعات
وليهون عليك احتمال

ایک تو عبادت تک پہونچنا اس لیے کہ وہ شخص
جو عبادت کے لیے تنہا ہوجاے اسکی طرف
محنتیں اور مصیبتیں بہت طرح کی متوجہ ہوتی
ہیں اور دوسرا یہ کہ اسکے اندر بھلائی دنیا
اور آخرت کی ہے کئی وجہ سے اگر تم چاہو
تو غور کرو خدا تعالی کی برتر کتاب میں اور
صبر نفس کو شور و فریاد کرنے سے روکنا ہے
اور جزع مجبوری کا ذکر ہے سختی کی حالتمیں اور
وہ شی کہ آمادہ کرے گی تمکو صبر پر یاد کرنا ہے
کہ سختی نہ پیچھے ہوسکتی ہے نہ آگے اور نہ کم شور
و فریاد کرنے سے بلکہ اسکے اندر ضرر ہے اور
باعث قوی خدا تعالی کے اجر و ثواب کا
یاد کرنا ہے پس جب تم اس گھاٹی کو طے
کر چکے تو اب تم پر بواعث کی گھاٹی کو
طے کرنا واجب ہے اور وہ پانچویں
گھاٹی ہے اس لیے کہ نفس نہیں آمادہ ہوتا
خیر پر اور اسکی پوری توجہ شر کی طرف ہے
اس لیے تم بواعث کے محتاج ہوے
پانچویں گھاٹی کی شرح بواعث خوف
اور امید کے مقدمات ہیں پس تم پر لازم ہیں
خوف کے مقدمات تاکہ تم باز رہو گناہوں سے
اور تاکہ تم پڑ جاؤ خود پسندی میں اور
تم پر لازم ہیں امید کے مقدمات
تاکہ تم آمادہ رہو طاعتوں پر اور تاکہ
آسان رہے تم پر برداشت کرنا۔

المشتقات مقدمات الخوف
اربع الاول ذكر الذنوب الكثيرة
التى مضت وكثرة الخصوم
وانت مرتهن لم يتيسر لك
الخلاص والثانى ذكر شدة
عذاب الله عذاب الله
سبحانه الذى لا طاقة لك به
وذكر افعاله فى الاهداء
والاضلال والثالثة ذكر
ضعف نفسك عن احتمالها
والرابع ذكر سوابق فضله
اليك من غير قدم وتشفيع
ومقدمات الرجاء اثنان
الاول ذكر كثرة نعم الله
تعالى عليك فى دينك ودنياك
من غير استحقاق وسوال
والثانية سعة رحمة الله
تعالى وسبقها غضبه
فاذا واظبت على هذه
الاذكار افضت بك
الى استشعار الخوف والرجاء
فى الحقيقة لا باعث
سواهما وطريق الخوف والرجاء
طريق دقيق بين طريقين
مخوفين مهلكين

مشقتوں کا خوف کے مقدمات چار ہیں اول
اُن بہت سے گناہوں کو یاد کرنا جو گذر گئے اور بہت سے
دعویداروں کا اور تم مرہون ہو کہ تمہارے واسطے
نجات آسان نہیں اور دوسرا مقدمہ خدا تعالی کے عذاب کی سختی کو
یاد کرنا ہے کہ اُسکے مقابلے میں تمہاری
کوئی طاقت نہیں اور اُسکے افعال کو یاد
کرنا ہے ہدایت دینے اور گمراہ کرنے میں
اور تیسرا مقدمہ اپنے نفس کے ضعف
وعجز کو یاد کرنا ہے ان کے برداشت کرنے
سے اور چوتھا مقدمہ یاد کرنا اُسکے پہلے
انعامات کا ہے جو اس نے تم پر کئے حالانکہ
تم نے اُسوقت کوئی بھلائی نہ کی تھی اور
نہ کوئی شفارشی تھا اور امید کے مقدمات
دو ہیں اول یاد کرنا خدا تعالی کی بہت سی
نعمتوں کا جو تم پر ہیں تمہارے دین
اور تمہاری دنیا میں بلا استحقاق اور
اور بلا سوال کے اور دوسرا مقدمہ
خدا تعالی کی رحمت کا وسیع ہونا ہے
اور اُس کا اس کے غضب پر سابق
ہونا پس جب تم ہمیشگی کرچکو ان سب
ذکروں پر تو پہنچادینگے تم کو خوف
اور امید محسوس کرنے کی طرف اور
حقیقت میں کوئی باعث نہیں ان دونوں
کے سوا اور خوف ورجا کا طریق باریک
ہے دونوں خوفناک مہلک طریقوں کے درمیان

طريق الامن وطريق الياس فان
غلب عليك الرجا حتى فقدت
الخوف وقعت في طريق الامن
وَلَا يَامَنُ مَكْرَ اللهِ اِلَّا الْقَوْمُ
الْخَاسِرُوْنَ وان غلب عليك
الخوف حتى فقدت الرجاء
وقعت في طريق الياس لَا
يَيْئَسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ اِلَّا الْقَوْمُ
الْكَافِرُوْنَ وان ركبت
بينهما واعتصمت لهما جميعا
فهو لطريق العدل طريق
اولياء الله تعالى واعلم ان
ان الخوف والرجاء عند
علمائنا رحمهم الله يرجعان
الى قبيل الخواطر انما المقدور
مقدماتهما قالوا الخوف ذعر
تحدث في القلب عن ظن
مكروه يناله لكن يقتضي
ضربا من الاستعظام و
المهابة وضد الخوف الجرءة
وقد يقال الامن يقال خوف
وامن لان الامن سجية
والرجا ابتهاج القلب بمعرفته
فضل الله تعالى
سبحانه واستن راحه

ہے طریق امن اور طریق مایوسی پس اگر تم پر
امید غالب ہو جائے یہانتک کہ بالکل گم کردو
تم خوف کو تو گر جاؤ گے تم طریق امن نڈری
میں اور نہیں بے خوف ہوتے خدا تعالیٰ کے
داؤ سے مگر ٹوٹا پانے والے لوگ اور اگر
غالب ہو جائے تم پر ڈر یہاں تک کہ تم گم کردو
امید کو تو گر جاؤ گے مایوسی کے طریق میں
نہیں مایوس ہوتے خدا تعالیٰ کی نعمت
سے مگر کافر لوگ اور اگر تم اُن دونوں طریقوں
کے درمیان ٹھیرو اور چنگل مارو اُن دونوں
کے واسطے تو وہ درمیانی طریقہ ہے جو طریق
اولیاء اللہ ہے اور جاننا چاہیے کہ خوف اور
امید ہمارے علماء کے نزدیک کہ اللہ تعالیٰ
اُنپر رحم کرے لوٹتی ہیں قبیل خواطر
(ممنوعات) کی طرف اس کے سوا نہیں
کہ زیر قدرت واختیار اُن دونوں کے
مقدمات ہیں علماء نے کہا کہ خوف ایک ڈر
ہے جو پیدا ہوتا ہے دل میں کسی تکلیف کے گمان سے
جسکو پاویگا لیکن خوف چاہتا ہے ایک قسم کو بڑی
بات سمجھنے اور خوف کہانے سے اور ضد خوف
کی جرئت ہے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ خوف کی ضد
امن ہے بولا جاتا ہے خوف وامن اس لئے کہ امن اور
رجا خوش ہونا دل کا ہے اور اُس کے
جان لینے کے سبب خدا تعالیٰ سبحانہ
کے فضل کو اور اس کا جاننا۔

الی سعه رحمه الله تعالیٰ واعلم
ان ههنا اصلا یغلط فیه
کثیر من الناس وهو الفرق
بین الرجاء والامنیة فان
الرجاء یکون علی اصل
والامنیة لا یکون علی
اصل فالعبد اذا اجتهد
فی العبادة وانتهی علی المعصیة
ثم یقول ارجو ان یقبل الله
هذا المیسر ویتم هذا
لتقصیر ویعظم الثواب و
یعفوا عن الزلل واحسن
الظن فهذا منه رجاء و
اما اذا غفل وترك الطاعات
وارتکب المعاصی ولم یبال
بسخط الله سبحانه ورضائه
ووعده ووعیده ثم اخذ
یقول ارجو من الله الجنة
والنجاة من النار
فذلك امنیة لا حاصل
بها سماها رجاء وحسن
ظن وذلك خطاء
فاعتبر بحال الرسل علیهم السلام
والاولیاء رضی الله عنهم
فی اجتهادهم وما کان

خدا تعالیٰ کی وسعت رحمت کیطرف اور جاننا
چاہیئے کہ اس جگہ ایک قاعدہ ہے کہ اس کے
اندر بہت لوگ غلطی کرتے ہیں اور وہ فرق
ہے امید اور آرزو کے اندر اس وجہ سے
کہ امید ہوتی ہے اصل پر اور آرزو نہیں
ہوتی اصل پر پس بندہ جب کوشش کرے
عبادت میں اور انتہا کرے مصیبت پر
پھر کہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ قبول فرمایگا
خدا تعالیٰ اس جوے کو اور پورا کرے گا
اس تصور کو اور بڑا کرے گا ثواب اور
درگذر کرے گا لغزشوں سے اور خوب
نیک گمان رکھے تو یہ اسکی جانب سے امید
ہے اور رہا جب وہ غافل ہو اور چھوڑ دے
طاعات اور مرتکب ہو گناہوں کا اور نہ پروا
کرے خدا تعالیٰ کی ناراضی اور رضامندی کی
اور اسکے وعدہ اور وعید کی پھر کہنا شروع کرے کہ
میں امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کیجانب سے
جنت کی اور دوزخ سے نجات پانے کی تو یہ
آرزو ہے کہ اسکا کوئی نتیجہ نہیں اسنے نام امید اور
حسن ظن رکھا ہے اور یہ بالکل غلطی ہے پس
تم عبرت پکڑو رسولوں کے حال سے
انپر سلام ہو جیو اور اولیاء کے حال
سے خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو کہ
کس قدر مجاہدہ کرتے تھے
اور کس قدر انکو

لهم حسن الظن بالله بل انهم
كانوا اعلم بسعة رحمة الله تعالى
واحسن ظنا بجوده لكن علموا
ان ذلك دون الاجتهاد وامنية
وغرور فانتبه بهذه النكتة
وتامل حالهم وانتبه من
غفلتك والله تعالى ولي
التوفيق وتفصيل مقدمات
الخوف والرجاء لا يليق بهذا
المختصر فان شئت فعليك
بكتاب تنبيه الغافلين
واذا قطعت هذه العقبة
وحصلت البواعث فقد
حصلت كل المواظبة على
العبادة ولكن لا تغفل عن
القوادح وهي العقبة
السادسة شرح العقبة
السادسة نذكر منها
النفاق والرياء والعجب
دفع الاولين بالاخلاص و
دفع الثالث بذكر المنة
من الله سبحانه وستعلم
وجه لزومهما من بيان حكم
القوادح النفاق
ارادة القرب

حسن ظن تھا خدا تعالیٰ کے ساتھ بلکہ یقین ہے
کہ وہ حضرات تھے زیادہ جاننے والے
رحمت خدا تعالیٰ کی وسعت کو اور زیادہ
حسن ظن رکھنے والے اسکی سخاوت کیساتھ
لیکن وہ یہ جانتے تھے کہ یہ حسن ظن اجتہاد
سے کم ہے اور محض آرزو اور دھوکا ہے
پس تم اس نکتہ کو سمجھو اور غور کرو اُن کے
حال میں اور متنبہ ہو جاؤ اپنی غفلت سے
اور خدا تعالیٰ توفیق والا ہے اور تفصیل
مقدمات خوف ورجا کی اس مختصر کے
لائق نہیں پس اگر تم چاہو لازم ہے مطالعہ
کتاب تنبیہ الغافلین کا اور جب تم
اس گھاٹی کو بھی طے کو بھی طے کر چکو اور
بواعث (مذکورہ) حاصل کر لو تو تم نے
حاصل کر لی پوری پابندی عبادت پر لیکن
قوادح سے غافل نہ رہنا تم پر لازم ہو طے کرنا
قوادح کی گھاٹی کا اور یہ ہی چھٹی گھاٹی ہے کی
شرح ذکر کرتے ہیں ہم اس میں سے نفاق
اور ریا اور خود پسندی کو پہلے دونوں
قادحوں کا دفعیہ اخلاص سے ہے اور
تیسرے کا یاد احسان سے جو خدا تعالیٰ
کیطرف سے وارد ہے اور قریب ہے کہ تم جان لوگے
ان دونوں (اخلاص اور ریا و احسان)
کے لزوم کیوجہ قوادح کے حکم کے بیان سے
نفاق ارادہ کرنا نزدیکی کا ہے۔

الی غیر اللہ بعبادۃ اللہ سبحانہ
والریا ارادۃ نفع الدنیا بعمل
الاخرۃ من اللہ تعالیٰ ومن
غیرہ سبحانہ والریاء قسمان
ریاء محض وھو ان یراد نفع
الدنیا لا غیر وریاء تخلیط
وھو ان یرید ھما والاخلاص
اخلاصان اخلاص العمل
عن الریا واخلاص العتقاد
عن الشرک والریاء یدفع
القبول وینقص الثواب
ویقدر لہ نصف وربع
فی صل المحض یذھب
بنصیف الاجر والتخلیط
بربعھا ثم ان اخلاص
وقال بعض الفریضۃ یمکن
اقامۃ الاخلاص فیھا الی
الموت واما النوافل
سبیل الیھا قلت فی ھذا
القول فائدۃ عظیمۃ
قال العبد الضعیف الریاء
یطلق بمعنی النفاق ایضا
وھو المراد فی اکثر التشدیدات
وتفصیل مسائل النفاق علم جدا
ولکن الوقت مستعجل

خدا تعالیٰ کے غیر سے خدا تعالیٰ کی عبادت کر کے
اور ریا ارادہ کرنا دنیوی نفع کا ہے عمل آخرت
کر کے خدا تعالیٰ یا اُسکے غیر سے اور ریا دو
قسم پر ہے ایک خالص ریا اور وہ یہ ہے
کہ ارادہ کیا جائے دنیوی نفع کا صرف اور
دوسری قسم ریا تخلیط ہے اور وہ یہ ہے کہ
دونوں نفعوں کا ارادہ کرے اور اخلاص
بھی دو ہیں ایک عمل کو خالص کرنا ریا سے
دوسرے خالص کرنا عقیدہ کو شرک سے
دور کرتا ہے اور کم کرتا ہے ثواب کو
اور اندازہ کیا جا سکتا ہے اُس کے
واسطے نصف اور ربع کا پس خالص
ریا کا ملانا دور کرتا ہے آدھا ثواب اور
ریا تخلیط اُس کے چوتھائی کو اور
بعض نے کہا کہ فرض ممکن ہے قائم کرنا
اخلاص کا اُس کے اندر موت تک
اور ہے نوافل سو اُنکی طرف کوئی
راستہ نہیں میں کہتا ہوں اس قول
میں ایک بڑا فائدہ ہے کہا
عبد ضعیف نے کہ ریا بولا جاتا
ہے نفاق کے معنے میں بھی اور
یہی مقصود ہے اکثر تشدیدوں
میں اور تفصیل مسائل نفاق کی
مشکل ہے بہت لیکن وقت
عجلت کا ہے۔

اما العجب فهو استعظام
العمل الصالح نشی دون الله
وذکر منه ان یذکر انه
بتوفیق الله تعالی وانه
الذی شرفه وعظم ثوابه
وهذا الذی فرض علیه و
داعی العجب والانفل فی
سائر الاوقات قال بعض
علمائنا العجب مضر لانه
یذهب الضعف واذا
قطعت هذه العقبة
فعلیك بحمده وشکره
ولم یبق الا عقبة الحمد
والشکر وهی العقبة
السابعة فاقطعها
شرح العقبة السابعة
لنسلك الحمد والشکر
لدوام النعمة والحصول
الزیادة والحمد هو الثناء
بالفعل الحسن والشکر
تعظیم المنعم علی نعمة
علی حد یمنعه عن
عصیان المنعم وکفرانه
قلت ان اقل ما
یستوجب المنعم

اور رہا عجب سو وہ عمل کو بڑا جانتا ہے
جو نیک ہو کسی شے کے واسطے سوا
خدا تعالی کے اور مذکور ہوا اس سے
یہ بات کہ وہ ذکر کرتا ہے کہ وہ عمل
خدا تعالی کی توفیق سے ہے
اور یقینا اس کی ذات سے شرف بخشا
اور عظمت دی ہے اُس کے
ثواب کو اور یہ ذکر اس پر فرض
ہے اور خود پسندی کی طرف
بلانے والا امر نفل گذارنا ہے
سارے وقتوں میں کہا ہمارے
بعض علماء نے کہ عجب ضرر
ہونے والی چیز ہے کیونکہ وہ کم
کر دیتا ہے ثواب کو اور جب تم
طے کر چکے اس گھاٹی کو تو تم پر لازم
ہے اس کی حمد شکر کرنا اور نہیں باقی
رہی مگر گھاٹی حمد اور شکر کی اور وہ ساتویں
گھاٹی ہے پس تم اسکو طے کرو شرح ساتویں
گھاٹی کی لازم ہے تمکو حمد و شکر واسطے
دائم ہونے نعمت کے اور واسطے حاصل ہونے
زیادتی کے اور حمد و ثنا کرنا ہے اچھے کام
کے بدلے اور شکر انعام کرنیوالے کی تعظیم ہے
اسکی نعمت پر اس طرح کہ تعظیم کرنیوالے کو
منعم کی نافرمانی اور ناشکری سے باز رکھے
میں کہتا ہوں کہ کم سے کم منعم اسکا مستحق ہے

ان لا يوصل بنعمته الى معصيته
فما اقبح حال من جعل نعم المنعم
سلما على عصيانه واعلم ان
المنعم دنيوية كانت او دينية
موضع الشكر واما الشدائد و
المصائب فالدنيوية منها
تستوجب الشكر لانها معوضة
بمنافع عظيمة يتلاشى في جنبها
مشقات هذه خاتمة ليس هذا
الطريق مثل المسافات التى
تقطعها بالاقدام انما هو
طريق روحانى يسلكها القلوب
على حسب البصائر واصله نور
سماوى يقع فى قلب العبد وهذا
النور يطلبه واحد مائة سنة
فلا يجده لخطائه فى الطلب و
تقصيره فى الاجتهاد واخر يجده فى
خمسين واخر فى عشرين واخر
عشرة واخر فى سنة واخر فى
شهر واخر فى يوم واخر فى ساعة
واخر فى لحظة والله ولى الهداية
ولكن العبد مامور بالاجتهاد
والامر مقسوم ثم انى تاملت
ما يعطيك الله تعالى سبحانه
اذ لزمت خدمته وسلكت

کہ اُسکی نعمت کو معصیت کا ذریعہ نہ بنایا جائے پس
کسقدر برا حال ہوگا اُس کا جو کرے منعم کی نعمتوں کو
سبب اسکی نافرمانی کا اور جاننا چاہیے کہ نعمتیں
خواہ دنیوی ہوں یا دینی شکر کا مقام ہیں اور ہیں
سختیاں اور مصیبتیں سو اُنہیں سے دنیوی مستحق
شکر ہیں اس لئے کہ اُن کے بدلے میں بڑے
منافع ہیں کہ اُن کے بالمقابل ساری مشقتیں ہیچ
ہیں یہ خاتمہ نہیں ہے یہ طریق مانند اُن مسافتوں
کی جنکو تم طے کرتے ہو قدموں سے اس کے سوا
نہیں کہ یہ روحانی طریقہ ہے اس کے اندر
دل چلتے ہیں موافق بصیرتوں کے اور اُسکی
اصل آسمانی نور ہے جو بندے کے دلمیں واقع
ہوتا ہے اور اس نور کو کوئی شخص ایک صدی تک
طلب کرتا رہے پھر بھی نہ پائے بوجہ اُس کی
خطا کرنیکے طلب میں اور قصور کرنیکے اجتہاد
میں اور دوسرا شخص اُس کو پا لیتا ہے صرف
پچاس ہی برس میں اور کوئی بیس ہی برس
میں اور کوئی دس برس میں اور کوئی ایک
سال میں اور کوئی ایک ماہ میں اور کوئی ایکدن
میں اور کوئی ایک گھڑی میں اور کوئی ایک
لحظہ میں اور اللہ تعالی ہدایت والا ہے لیکن
بندہ مامور ہے اجتہاد کا اور ہر امر مقسوم ہے
پھر مینے غور کیا اُن چیزوں میں جو خدا تعالی
تمکو دیتا ہے جس وقت تم اُس کی خدمت
لازم کرتے اور چلتے رہو

هذه الطريق عمرك فوجدتها على
الجملة اربعين كرامة عشرين
في الدنيا وعشرين في العقبى
فاما الدنيوية الاولى ان يذكرك
الله تعالى ويثني عليك والثانية
ان يشكرك والثالثة ان
يحبك والرابعة ان يكون
لك وكيلا والخامسة ان
يكون كفيلا لرزقك والسادسة
ان يدفع عنك كل قاصد لسوء
والسابعة ان يكون لك انيسا
والثامنة عز النفس والتاسعة
رفعة الهمة والعاشرة غنى
القلب والحادية
عشر نور القلب فتهتدي الى
اسرار لا يهتدي اليها الغير
الا بجد وعمر بلا والثانية
عشر شرح الصدر فلا يضيق
لشيء من حسن الدنيا والثالثة
عشر المهابة في النفوس والرابعة
عشر المحبة في القلوب والخامسة
عشر البركة في كلامك ونفسك
وفعلك السادسة عشر تسخير
الارض وغيرها حتى ان شئت
سرت في الهواء

اس طریق میں اپنی ساری عمر تو میں نے وہ پوری
چالیس کرامتیں پائیں بیس دنیا کے اندر اور
بیس آخرت کے اندر۔ رہیں دنیوی سو ان میں سے
پہلی یہ ہے کہ ذکر کرتا ہے تمہارا خدا تعالی اور
تمہاری ثنا (تعریف) کرتا ہے اور دوسری
یہ کہ وہ تمہارا شکر کرتا ہے اور تیسری یہ کہ
وہ تمکو دوست کر لیتا ہے اور چوتھی یہ کہ وہ
تمہارا وکیل ہو جاتا ہے اور پانچویں یہ کہ وہ
تمہاری روزی کا ذمہ دار ہو جاتا ہے اور
چھٹی یہ کہ وہ تمہارے ہر دشمن کو دور کرتا ہے
اور ساتویں یہ کہ وہ تمہارا انیس (غمخوار)
ہو جاتا ہے آٹھویں یہ کہ نفس کو عزت دیتا ہے
اور نویں ہمت بلند کرتا ہے اور دسویں دل کو
غنی کرتا ہے اور گیارہویں دل کو روشن کرتا ہے
کہ پھر تم اُن اسرار کو پا سکتے ہو کہ نہیں پا سکتا
انکو دوسرا اگر بہت کوشش اور عمر دراز سے
اور بارہویں سینہ کھولتا ہے کہ پھر وہ تنگ
نہیں ہوتا کسی چیز کے سبب دنیا کی خوبیوں
میں سے اور تیرہویں نفسوں کے اندر
ہیبت ڈالتا ہے اور چودھویں دل کے
اندر محبت دیتا ہے اور پندرھویں تمہارے
کلام میں برکت دیتا ہے اور تمہارے
نفس اور تمہارے فعل میں،
سولہویں زمین وغیرہ کو مسخر کرتا ہے
یہانتک کہ اگر تم چاہو تو مہلک مقامات پر جا سکتے ہو

وقطعت الارض باقل من
ساعة السابعة عشر تسخير
الحيوانات الثامنة عشر ملك
مفاتيح الارض فحيث تضرب
يدك فلك كنز وحيث تضرب
رجلك فلك عين التاسعة
عشر الوجاهة على باب رب
العزت يستنجح الحاجات من
الله تعالى بوجاهتك العشرون
اجابة الدعوة حتى لوخطر
بالبال شئ لحصل واما التي
فى العقبى فالاول تهوين
سكرات الموت حتى ان من
الاولياء من يكون الموت عنده
كالماء للظمان الثانية
التثبت على المعرفة الثالثة
ارسال الروح والريحان والبشرى
والامان الرابعة الخلود فى
الجنان والرضوان والكرامات
الخامسة الحلوة للروح بالاكرام
على الملئكة وللبدن بتعظيم
الجنازة والسادسة الامان من
سوال القبر السابعة توسيع القبر
تنويره الثامنة اجلاس الروح مع
الصالحين التاسعة الحشر

اور زمین تھوڑی دیر میں طے کر سکنے ہو سترویں
حیوانات کو مسخر کر دینا ہی اٹھارہویں زمین کی
کنجیوں کا مالک بنا دیتا ہی پس تم جہاں اپنا
ہاتھہ مارو وہیں خزانہ ہو اور جہاں اپنا پانوں
مارو وہیں چشمہ ہو انیسویں عزت ہوتی
ہے رب العزت کے دروازے پر کہ پوری
ہوتی ہیں حاجتیں اللہ تعالی کی طرف سے
تمہاری وجاہت سے بیسویں دعا قبول
ہوتی ہے یہانتک کہ اگر دل میں کوئی خطرہ
گذرے تو وہ فوراً حاصل ہو اور وہ بزرگیاں
جو آخرت میں حاصل ہوتی ہیں انمیں سے پہلی
موت کی سختیاں آسان کرنا ہی یہانتک کہ
بعض اولیا وہ ہیں کہ اُن کے نزدیک
موت ایسی ہو جیسے پانی پیاسے کیواسطے
دوسری بزرگی حاصل ہونا معرفت کا ہے اور
اور تیسری بزرگی تازگی اور سرور اور خوشی اور امن کا
بھیجا جانا چوتھی بزرگی ہمیشگی ہی جنتوں اور باغوں
اور بزرگیوں کے اندر پانچویں بزرگی روح کے
لئے تجلی ہوتی ہی اعزاز کیساتھ فرشتوں پر اور بدن
کے واسطے جنازے کی تعظیم کے ساتھ
اور چھٹی بزرگی ہے نڈر ہو جانا سوال قبر سے
ساتویں بزرگی وسیع کرنا قبر کا
اور اسکو منور کرنا آٹھویں بزرگی بٹھلانا
روح کو صالحین کے ساتھ نویں
بزرگی محشور ہونا

فی الکرامات العاشرة بیاض الوجه
ولونه الحادیة عشر الامن من الاهوال
الثانیة عشر الکتاب بالیمین
الثالثة عشر تیسر الحساب الرابعة
عشر ثقل المیزان ومنهم من لا یوقف
للوزن اصلا الخامسة عشر ورد الحوض
علی النبی صلی الله علیه وسلم السادسة عشر
بجوز الصراط بالامن حتی ان منهم من تخمد
له النار السابعة عشر الشفاعة
نحو من شفاعة الانبیاء الثامنة عشر
ملک الابد فی الجنة التاسعة عشر
رضوان الله الاکبر العشرون لقاء
رب العلمین ثم اقول وانما عددت
ذلک علی حسب فهمی ومع ذلک
فقد اجملت ولو فصلت بعض
ذلک لما احتمل الکتاب الا انی
جعلت ملک الابد کرامة واحدة
ولو فصلتها لارتفعت علی
اربعین کرامة من نوع الحور
والقصور وغیر ذلک ثم کل
نوع له تفصیل لا یحیط بها الا الله
الذی هو خالقها ومالکها
وای مطمع لنا فی معرفتها و
ربنا سبحانه یقول فلا تعلم نفس
ما اخفی لهم ورسول الله

بزرگیوں کے اندر دسویں بزرگی چہرہ کا سفید اور
اُسکا روشن ہونا گیارہویں بزرگی بے ڈر ہونا
ہولناک اُمور سے بارھویں بزرگی نامۂ اعمال کا
داہنے ہاتھ میں ہونا تیرھویں بزرگی حساب کا
آسان ہونا چودھویں بزرگی ترازو کا پلہ بھاری
ہونا ہے اور اُن ہی حضرات میں سے بعض ایسے
ہوں گے کہ وہ وزن کے لیئے نہ ٹھیرائے
جائینگے بالکل پندرھویں بزرگی حوض پر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا ہے
سولھویں بزرگی پلصراط پر گذر جانا ہے امن و
امان کے ساتھ یہاں تک کہ انہیں سے بعض
وہ ہیں کہ ٹھنڈی ہو جائے گی اُن کے لیئے
آگ سترھویں بزرگی یہ ہے کہ انکو شفاعت کا
حق ہوگا قریب قریب شفاعت انبیا کے
اٹھارہویں بزرگی ہمیشہ کی ملکیت جنت میں
انیسویں بزرگی خدا تعالی کی بڑی رضامندی ہے بیسویں
بزرگی دیدار رب العالمین حاصل ہونا پھر میں کہتا ہوں
اور اسکے سوا نہیں کہ میں نے ان امور کو اپنی سمجھ کے
موافق شمار کیا ہے اور اسکے باوجود میں نے اجمال سے
کام لیا ہے اور اگر میں انکی کچھ تفصیل کرنی چاہتا
تو یہ کتاب انکی برداشت نہ کر سکتی کیا تم نہیں
دیکھتے کہ میں نے ملک ہمیشگی کو جنت کے اندر صرف
ایک بزرگی قرار دیا اگر میں اسی کی تفصیل کرتا تو
وہ ایک چالیس بزرگیوں سے بھی بڑھ جاتی منجملہ اقسام
حور و قصور وغیرہ پھر انہیں سے ہر نوع کی علیحدہ

ہر تفصیل ہے کہ احاطہ نہیں کر سکتا انکا مگر اللہ تعالی وہ کہ وہ انکا پیدا کرنیوالا اور مالک ہے اور کون لالچ ہے

صلى الله عليه وآله وسلم يقول
خلق فيها ما لا عين رأت ولا اذن
سمعت ولا خطر على قلب بشر وحق
ان يكون كذلك فانه عطاء
العزيز العليم على مقتضى فضله
العظيم فلمثل ذلك فليعمل
العاملون وليبذل الجهد هم
المجتهدون واعلم ان كل ذلك
قليل فى جنب ما هم اليه محتاجون
وله يتعرضون ومن جاهد
فانما يجاهد لنفسه إن الله
لغنى عن العلمين ۝ ونحن
نستغفر الله من كل ما ذل
به القدم او طغى به القلم و
نستغفره من كل خطرة وعصيان
من تضييع وتزيين فى سطر سطرناه
وكلام نظمناه ونساله ان يجعلنا
واياكم يا معشر الاخوان على ما
علمناه عاملين وان لا يجعله
وبالا علينا يوم الدين آمين وصلى
الله تعالى على رسوله الامين وآله
واصحابه واتباعهم اجمعين و
سلم تسليما قال العبد الضعيف
قواه الله تعالى بقوته اراد
بعد التلخيص ان الحق باخره

فرماتے ہیں کہ جنت کے اندر وہ چیزیں پیدا کی گئی
ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنی
اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گذرا اور
مناسب ہے کہ بات یوں ہی ہو اس وجہ سے کہ وہ
عطاء عزیز علیم ہے اُسکے بڑے فضل کے مطابق
پس اس جیسی نعمتوں کے لئے پس چاہیئے کہ عمل کریں
عمل کرنے والے اور چاہیئے کہ خرچ کریں اپنی
کوشش کوشش کرنیوالے اور جاننا چاہیئے
یہ تمام بمقابل اُس کے کم ہے کہ اُسکی طرف لوگ
محتاج ہیں اور اُسکے درپے ہوتے ہیں اور
وہ کہ مجاہدہ کرتا ہے سوا اسکے سوا نہیں کہ وہ
مجاہدہ کرتا ہے اپنے نفس کے واسطے یقیناً
خدا تعالیٰ بے پرواہ ہے تمام جہان سے اور ہم پناہ
مانگتے ہیں خدا تعالیٰ سے ہر اُس چیز سے کہ ذلیل ہو
اسکے سبب قدم یا سرکش ہو اسکے سبب قلم اور پناہ
مانگتے ہیں ہم اُس سے ہر خطرہ اور ہر گناہ سے مثلاً
زینت دکھانا سطر میں کہ لکھیں ہم اُسکو اور کلام میں
کہ نظم کریں ہم اسکو اور ہم سوال کرتے ہیں اُس سے یہ کہ
کردیوے ہمکو اور تمکو اے گروہ برادران اُسپر
عمل کرنیوالے جسکو ہم نے جانا اور یہ کہ نکرے ہمارے
علم کو ہمپر وبال قیامت کیدن آمین اور درود
بھیجے خدا تعالیٰ اپنے رسول امین پر آمین اور انکی
اولاد و اصحاب و متبعین پر سب پر اور سلام
بھیجے سلام بھیجنا کہا بندہ ضعیف نے قوت دے
اسکو خدا تعالیٰ اپنی قوت سے کرنیو منہاج العابدین کی

وصية الشيخ الاكبر رضي الله تعالى عنه فانه وصية حسنة لمن اراد الوصول يجب ان يحافظ عليها وطوبى لمن وفق لها فقط عليها وهي كلمات يسيرة مشتملة على لب الامر وصلاحه من عمل بها من قبل وصل ومن وصل فقد عمل بها من قبل ما شاء الله تعالى ممن جذب به الله دفعة واما السلوك فهذا وهي هذه ايها الطالب السالك المجد في طلب ذكر لك الحق الواضح الذي اتمناه لنفسي وهو الشوق الى الله اجعل وقتك كله جدا لاهزل لا حقا لا باطل فيه واقتنع من الدنيا ملقيما دهقين صلبك و ذالك قدر الضرورة فان زدت على قدر الضرورة وتناولت شهوة فطالب نفسك بعمل زائد على وردك ثم تناول ذلك وان تركت فهو الاحب والاولى ودع الخلق جانبا لا تعرفهم الا في الصلوة الجمعة و الجماعة والزم زاويتك ومهما قدرت لا تنظر الى الخلق فان نظرت فلا تكلمهم الا في السلام والجواب ولا تزد على قدر الحاجة لفظة واحدة واذا طرق فيك السامة

شیخ اکبر کی وصیت ذکر کروں پس بلاشک یہ اچھی وصیت ہے جو اس کتاب تک پہنچنے کا ارادہ کرے وہ دوست رکھیگا کہ اس وصیت کو یاد کرے اور مبارک ہو جیو اسکو کہ توفیق دیا گیا ہو اس کے یاد کرنیکی اور وہ بہت تھوڑے سے کلمات ہیں جو خلاصہ بات کو شامل ہیں جو شخص ان پر عمل کرلیگا وہ واصل ہوگا اور جو واصل ہوگا وہ عمل کرلیگا ان پر پہلے سے جسقدر خدا تعالی چاہے گا ان حضرات میں سے کہ جذب کرلیا ہو انکو خدا تعالی نے ایکدفعہ اور رہا سلوک سو وہ یہی ہے اور وہ وصیت یہ ہے کہ ای طالب سالک کوشش کرنے والے طلب مولا کی میں تجھے کھلا ہوا حق بتلاتا ہوں جسکو میں اپنے نفس کیواسطے چاہتا ہوں اور وہ خدا تعالی کا اشتیاق ہے کرو اپنا وقت سب کام کا نہ بیکار کرو حق جسکے اندر نہ رکھنی باطل ہو اور قناعت کرو دنیا سے چند لقمہ جو تمہاری پشت باندھے رہیں اور وہ صرف بقدر ضرورت ہیں پس اگر تم قدر ضرورت پر زیادتی کرو اور حاصل کرو خواہش نفس تو مطالبہ کرو اپنے نفس سے عمل کا اپنے معمول سے زیادہ کرنیکا پھر حاصل کرو وہ زیادتی اور اگر زیادہ دنیا کو بالکل ہی چھوڑ دو تو وہ زیادہ پسندیدہ اور زیادہ بہتر ہے اور چھوڑ دو مخلوق کو ایک طرف کر تم اسکو نہ پہچانو مگر نماز جمعہ اور جماعت میں اور جمے رہو اپنے گوشہ سے اور جسقدر تم سے ہوسکے نہ دیکھو مخلوق کیجانب اور اگر دیکھو تو انسے بات نکرو مگر سلام اور اسکا جواب اور نہ زیادہ کرو قدر

حاجت سے ایک لفظ بھی اور جب تم اپنے گوشہ

الی بعض الصحاری والمقابر و
تزود وتقرب زاویتک ذاکر
الله تعالی او تالیا بکلام الله
عزوجل ودع التفکر فی العلوم
واستبدل بذکر الله تعالی
او کلامه عن کل شیء ومهما
طرء فیک الساعة من الصلوة
والتلاوة عد الی ذکر الله تعالی
واجتهد فی خلو قلبک عن
کل شیء سوی الله واحرق
حطب النفس بدوام ذکر
القلب ودع عنک الفکر فیما
کان وما یکون واکثر التضرع
الی الله فی ان یرزقک علما
بصفات نفسک واخلاقها و
شغلا عن شهواتها الخفیة و
اجتهد ان یکون نومک
معتدلا بین الافراط والتفریط
ومهما وجدت قبضا ففتش
ما سببه فان الله تعالی یجعلک
سبب قبضک ویعرفک
طریق ازالته والعروج الی اوطان
الانس والبسط واجعل تناولک
الطعام مقترنا بالذکر واغسل
یدیک قبل الطعام

کسی صحرا یا کسی قبرستان کی طرف اور توشہ
لیجاؤ اور اپنے گوشہ سے نزدیکی حاصل کرو
خدا تعالی کا ذکر کلام الٰہی تلاوت کرتے ہوئے
اور چھوڑ دو فکر کرنا علوم میں اور ذکر الٰہی
یا کلام الٰہی کے سوا اور کوئی کام نہ کرو
اور جب کبھی نماز اور تلاوت کی گھڑی
آجائے تو رجوع کرو ذکر الٰہی کی طرف
اور کوشش کرو اپنا دل ہر چیز سے
خالی کرنے کی بجز اللہ تعالی اور خاکستر کرو
نفس کا کلام ہمیشہ ذکر قلبی کرکے
اور چھوڑ دو اپنے سے فکر ان امور میں
جو ہوئے اور ہوں گے اور بہ کثرت توجہ
کرو خدا تعالی کی طرف اس بارہ میں کہ نصیب
کرے وہ تمکو علم تمہارے نفس کی صفتوں
اور عادتوں کا اور روگردانی نفس کی پوشیدہ
خواہشوں سے اور کوشش کرو یہ کہ ہو
تمہاری نیند درمیانی نہ زیادہ نہ کم
اور جب کبھی تم قبض کی حالت پاؤ
تو تلاش کرو کہ کیا ہے اس کا سبب
پس یقینا خدا تعالی تم کو تمہارے
قبض کا سبب بتلا دے گا اور
اس کے دور کرنے اور مقامات
انس و بسط کی طرف پہنچنے کا
علاج بھی سمجھا دے گا اور کرو کھانا کھانا
فعل کو متصل ذکر الٰہی کے اور دھوؤ اپنا ہاتھ کھانے سے

وبعدہ ومہما تحققت بالزهد
فی الدنیا وقصرت املک
بکثرۃ ذکر الموت قلت
شہواتک وحدیث النفس
وکن حاضرا فی رکوعک و
سجودک واطلب الروح
والانس فی الرکوع والسجود
وکن فی قید تکمیل
الصلوٰۃ بالحضور والخشوع
لا فی قید الشمار العدد و
الحمد للہ حق حمدہ وصلوٰۃ
اللہ علے نبیہ واٰلہ واصحابہ
واحبائہ واتباعہ اجمعین
تم الوصیۃ بتمامہا تم الرسالۃ
المسماۃ بما لابد منہ والحمد
للہ علے ذلک اللہم اجعلہ
مقبولا ولنفعہ منقولا والصلوٰۃ
والسلام علی من جعلہ الی کافۃ
الخلق رسولا وعلے اٰلہ واصحابہ
واتباعہ مادام حال کواکب
طلوعا وافولا وشان الایام
خروجا ودخولا ثم للہ الحمد
الی رضا اللہ مولانا منہ
خیر الذین یکون مولاهم
تمام شد

اور اس کے بعد اور جب
تم نے دنیا کے اندر زہد حاصل
کر لیا اور اپنی امید کو تاہ کر دی
موت کی یاد زیادہ کر کے تو تمہاری
خواہشات کم ہو گئیں اور نفس کا کلام
بالکل جاتا رہا اور (اب) رہنا چاہیئے تمکو
حاضر اپنے رکوع اور اپنے سجدہ میں اور
طلب کرنا چاہیئے انس و سرور رکوع اور
سجدے کے اندر اور رہنا چاہیئے پابندی
تکمیل نماز میں حضور اور خشوع (قلب)
کیساتھ نہ پابندی تکبیر شمار میں اور ہر تعریف اللہ
کے واسطے ہی اسکی کامل تعریف اور خدا تعالی
کی رحمت نازل ہو جیو اسکے نبی اور انکی اولاد
اور انکے اصحاب اور ان کے دوستوں اور
انکی پیروی کرنیوالوں پر سب پر وصیت بالکل
پوری ہو چکی اور رسالہ بنام مالابد منہ بھی ختم ہوا
اور سب تعریف خدا تعالی کیواسطے ہی اسپر
ای خدا تو اسکو قبول فرما اور اسکے نفع کو متجاوز کر
اور درود وسلام نازل فرما اس ذات پر جسکو
اس نے تمام مخلوق کیطرف رسول بناکر بھیجا اور
انکی اولاد و اصحاب و متبعین پر جب تک کہ
ستاروں کے واسطے طلوع و غروب ثابت رہے
اور دنوں کیلیے آنا اور جانا پھر اللہ تعالی کے
واسطے تعریف ثابت ہی جو اسکی مرضی کے سپرد ہی کہ
اس سے دونوں جہان کی امید کیجائے تمام شد